

ایجندڑا

## برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 7-ما�چ 2007

1- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2- سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروردی))

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

مسودہ قانون پیشناہ فنڈ پنجاب مصدرہ 2006

319

## صوبائی اسمبلی پنجاب

چودھویں اسمبلی کا اٹھائیسوال اجلاس

بدھ، 7- مارچ 2007

(یوم الاربعاء، 17- صفر المظفر 1428ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 نجع 02 منٹ پر زیر صدارت جناب پیغمبر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلادت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ بالله من الشیطان الرجيم ۝

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَنْ أَحْسَنْ قَوْلًا مِّنْ دَعَى  
إِلَيْهِ اللَّهُ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝  
وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ إِذْ فَعَ بِالنِّيَّةِ هُنَّ أَحْسَنُ  
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَانَهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ۝  
وَمَا يُكْثِرُهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُكْثِرُهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ  
عَظِيمٌ ۝

سُورَةُ حُمَّ السجدة آیات 33 تا 35

اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہ کہ میں مسلمان ہوں اور بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم

جو شد وست ہے ۵۰ اور یہ بات ان ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنے والے ہیں۔ اور ان ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحب نصیب ہیں ۰

وماعلینا الالبلغ ۰

### سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری)

**نشان زدہ سوالات اور آن کے جوابات**

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ جنگلات، جنگلی حیات اور ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ملک محمد اقبال چنڑ: جناب سپیکر! میر اسوال نمبر 4643 ہے۔

محچلی فارم، سوہاڑا پارک بہاولپور، رقبہ لگت، آمدن  
اور دیگر متعلقہ تفاصیل

\*4643: ملک محمد اقبال چنڑ: کیا وزیر ماہی پروری از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محچلی فارم سوہاڑا پارک بہاولپور کب کتنی لگت سے تعمیر ہو اتھا؟

(ب) یہ محچلی فارم کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ج) سال 2001 سے آج تک آمدن کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس محچلی فارم میں اب پانی نہ ہے جس کی وجہ سے اس فارم سے منسلک لوگوں کو بے روزگاری کا سامنا ہے؟

(ه) کیا حکومت اس فارم کو پانی سپلائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ماہی پروری:

(الف) بنیادی بات یہ ہے کہ لال سوہاڑا نیشنل پارک بہاولپور میں کوئی محچلی فارم باقاعدہ طور پر تعمیر نہیں کیا گیا تھا لہذا اس پر کوئی لگت نہیں آئی۔

(ب) دراصل جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ کوئی چھلی فارم باقاعدہ طور پر تعمیر نہیں کیا گیا بلکہ ایک نشیبی تالاب اس پارک میں موجود ہے۔ جس میں سیلاب کے دوران زیادہ سیلابی پانی جمع ہو جاتا تھا۔ اس پانی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے چھلی کی پیداوار حاصل کی جاتی تھی۔ یہ نشیبی تالاب 1480ء میں پر مشتمل ہے۔

(ج) چونکہ گزشتہ کئی سالوں سے سیلابی پانی / زائد پانی دستیاب نہیں ہو رہا ہے۔ لہذا 2001ء سے نہ یہاں پر کوئی چھلی پیدا ہوئی اور نہ ہی کوئی آمدن حاصل ہوئی ہے۔

(د) جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے۔ اس جگہ کوئی باقاعدہ طور پر چھلی فارم نہیں ہے اس لئے اس سے منلک لوگوں کو باقاعدہ طور پر روزگار میا نہیں کیا گیا۔

(ه) نہر میں پانی کی کمی کی وجہ سے فی الحال اس نشیبی تالاب کے لئے پانی میا نہیں کیا جا سکتا ہم سیلابی پانی جمع ہونے کی صورت میں پانی کی فراہمی کے بعد محکمہ انمار سے اس تالاب کے لئے پانی حاصل کیا جائے گا۔

**جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟**

ملک محمد اقبال چڑھا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ نے منظر صاحب کو misguide کیا ہے۔ اس وقت بھی وہاں پر چھلی فارم موجود ہے جس کا رقمہ 1480ء میں بتایا گیا تھا۔ آج سے چار سال قبل اس چھلی فارم سے محکمہ کو کروڑوں روپے کی آمدن ہوتی تھی لیکن محکمہ کی غفلت کی وجہ سے تالاب ناکارہ ہو گیا ہے۔ کیا حکومت یا محکمہ کے افراد بالانے ذمہ دار ان کے خلاف کوئی انکوائری کرائی ہے یا اس کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! جس چھلی فارم کا ذکر ممبر موصوف نے کیا ہے سیلابی پانی کا scrap route تھا جب سیلاب آتا تھا تو اس میں پانی آ جاتا تھا۔ یہ 1500ء میں بتایا گیا تھا جس سے جانور بھی پانی پینتے تھے اور محکمہ اس میں چھلی بھی چھوڑ دیتا تھا جس سے آمدن ہوتی تھی۔

جناب سپیکر: ان کا سوال ہے کہ پہلے آمدن ہوتی تھی اور اس کے لئے باقاعدہ ٹینڈر ہوتے تھے اب کیوں نہیں ہو رہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اب وہ جھیل سوکھ چکی ہے۔ جس وجہ سے وہاں چھلی بھی نہیں ہے اس لئے ٹینڈر نہیں ہو رہے۔

ملک محمد اقبال چنڑی: جناب سپیکر! یہ بسا و پور آئیں اور وہاں دیکھیں پانی موجود ہے۔  
جناب سپیکر: ان کا کہنا ہے کہ پانی میں کمی آئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ممبر موصوف کا کہنا ہے کہ وہاں پر پانی اور چھلی بھی ہے محکمہ  
نے منٹر کو غلط بتایا ہے۔

جناب سپیکر: زیادہ پانی میں چھلی بھی زیادہ پرورش پاتی ہے۔  
رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ موجودہ پانی میں جو چھلی ہے اس سے  
کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اس وقت چھلی کی کوئی آمدن نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر: جی، گو صاحب!

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2001 سے پہلے جب چھلی فارم کا  
ٹھیکہ دیا جاتا تھا تو اس سے سالانہ آمدن کیا ہوتی تھی اس کی تفصیل بتا دیں؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اور اصل جھیل میں جو پانی اکٹھا ہوتا تھا وہ جانوروں کے پینے کے لئے تھا  
اور اس میں چھلی ڈال دی جاتی تھی۔

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ باقاعدہ چھلی فارم نہیں تھا وہاں  
جانور پانی پیتے تھے۔ محکمہ نے وہاں چھلی چھوڑ دی تھی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2001 سے پہلے  
وہاں چھلی کی فروخت سے کتنی آمدن ہوئی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے ماہی پروری: جناب سپیکر! چھلی کی فروخت کی مدد میں 1978-79 میں 61 لاکھ 3 سو روپے، 1979-80 میں 7 لاکھ روپے، 1980-81 میں 3 لاکھ 16 ہزار روپے اور 1993-94 میں 51 ہزار روپے کی آمدن ہوئی تھی۔

جناب ارشد محمود گو: جناب سپیکر! آپ محکمہ کی کارکردگی کا خود ملاحظہ کر لیں کہ اس جگہ سے اچھی  
خاصی آمدن ہوتی لیکن محکمہ نے اس طرف توجہ نہ دی گئی اور وہ آمدن ختم ہو گئی ہے۔ میرا ضمنی  
سوال یہ ہے کہ کیا آئندہ یہ اس فارم میں چھلی ڈالنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: منٹر صاحب! جب تک پانی میسر نہیں ہوتا اس وقت تک اس جگہ پر جنگلات لگائے جاسکتے ہیں۔ اس جگہ کو کسی مصرف میں لانا چاہئے۔

ڈاکٹروں سیم اختر: جناب سپیکر! جب بار شیں ہوتی ہیں تو حکمہ انمار کھیتوں کے لئے پانی دیتا ہے جبکہ فصلوں کو پانی کی ضرورت نہیں ہوتی تو وہ پانی دریائے ستلج میں ڈال دیا جاتا ہے اور وہ پانی صاف ہو جاتا ہے۔ اگر حکمہ ہو تو پانی مل سکتا ہے بشرطیکہ یہ اس سیم کو live vigilance کیسے تو پانی مل سکتا ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال بھی ملک اقبال احمد چڑھ صاحب کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ملک محمد اقبال چڑھ: جناب سپیکر! میر اسوال نمبر 4644 ہے۔

لال سوہا زا پارک بہاولپور، رقبہ، پودہ جات، لکڑی کی فروخت

اور دیگر تفاصیل

4644\*: ملک محمد اقبال چڑھ: کیا وزیر جنگلات از را نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لال سوہا زا پارک بہاولپور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اور اس میں کس کس قسم کے درخت لگائے گئے ہیں؟

(ب) یکم جنوری 2002 سے آج تک اس پارک سے کتنی لکڑی کن کن افراد کو کتنی مالیت میں فروخت کی گئی ہے؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران اس پارک سے کتنی لکڑی چوری ہوئی ہے؟

(د) کتنی لکڑی اس پارک کے ملازمین کی ملی بھگت سے چوری ہوئی؟

(ه) کتنی لکڑی چوری کے مقدمات درج ہوئے؟

وزیر جنگلات:

(الف) لال سوہا زا نیشنل پارک بہاولپور 81625681 اکیڈر رقبہ پر مشتمل ہے اور اس میں مختلف قسم کے درخت جن میں شمشم، کیکر، سفیدہ وغیرہ شامل ہیں لگائے گئے ہیں۔

(ب) لال سوہا زا نیشنل پارک بہاولپور میں یکم جنوری 2002 سے آج تک جن ٹھیکیدار ان کو لکڑی فروخت کی گئی ان کے نام، قسم پیداوار، مقدار اور رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران 202 ڈیجیٹ رپورٹ ہائے لکڑی چوروں کے خلاف چاک کی گئی

ہیں اور مبلغ 522100 روپے جرمانہ وصول کیا ہے۔

(د) لال سوہاڑا نیشنل پارک میں ملازمین کی ملی بھگت سے کوئی لکڑی چوری نہ ہوئی جبکہ مندرجہ ذیل ملازمین کی ناہلی سے جو لکڑی چوری ہوئی ہے اس پر ان کے خلاف درج ذیل کارروائی کی گئی۔

|                           |            |               |
|---------------------------|------------|---------------|
| نام الہکاران              | مقدار لکڑی | رقم / ریکورڈ  |
| I۔ صدر حسین شاہ فارسٹ     | 32066 Cft  | Rs. 119,820/- |
| II۔ عبدالرشید فارسٹ گارڈ  |            |               |
| III۔ صدر حسین شاہ فارسٹ   |            |               |
| iii۔ غلام عباس فارسٹ گارڈ |            | Rs. 115250/-  |
| iii۔ عاشق علی فارسٹ گارڈ  |            |               |

(ه) لال سوہاڑا نیشنل پارک میں مذکورہ عرصہ کے دوران 6 مقدمات پولیس درج کرنے گئے جبکہ فارسٹ ایکٹ کے تحت 202 مقدمات میں کارروائی کی گئی جس کا جواب جز (ج) میں درج ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ملک محمد اقبال چڑھا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ شیشم، سفیدہ اور کیکر کتنے کتنے رقبہ پر کاشت کیا گیا ہے۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! یہ درخت 3200 ایکٹر پر لگائے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: انہوں نے علیحدہ علیحدہ تفصیل پوچھی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ معصوم سے سفارشی وزیر ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو لکڑی فروخت کی گئی ہے وہ کس رویت پر فروخت کی گئی ہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! لکڑی کے سائز کے حساب سے، auction کے مطابق category کی جاتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! فروخت اور auction میں فرق ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی clerical mistake ہو گئی ہو گئی حکومت تو auction ہی کرتی ہے۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! category A کی - 1700 روپے اور category B کی - 1200 روپے فی کعب فٹ نیلام ہوئی تھی۔  
جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! وہاں پر چھ مقدمات درج ہوئے تھے۔ ان چھ مقدمات کا کیا نتیجہ نکلا ہے اور ان کو کیا سزا ہوئی ہے اس کو update کرو دیں؟  
جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! یہ جو چھ بندے جن پر یہ کیس تھا ان میں سے دو کافیصلہ ہو چکا ہے اور اس کو compound bھی کر لیا گیا ہے۔ ان سے ایک لاکھ روپے کی رقم bھی recover کر لی گئی ہے  
باقی چار کیسز عدالت میں pending ہیں؟

ملک محمد اقبال چنڑی: جناب سپیکر! انہوں نے خود فرمایا ہے کہ نیلام کمیٹی ہوتی ہے اس نیلام کمیٹی میں کتنے ممبر ان ہوتے ہیں اور نیلامی کے لئے کس اخبار میں اشتمار دیا گیا ہے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے اپنے جواب جزو (d) میں کہا ہے کہ ہم نے فلاں فلاں ملازمین کے خلاف کارروائی کی ہے۔

جناب سپیکر: ایک وقت میں ایک ہی ضمنی سوال ہوتا ہے۔  
ملک محمد اقبال چنڑی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات صاحب! آپ نے جو لکڑی auction کی اس کمیٹی کے کون کون لوگ ممبر ان ہوتے ہیں اور کیا یہ جو auction ہوتی ہے اس کا کوئی اشتمار اخبار میں آیا تھا یہ ان کا ضمنی سوال ہے۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! پہلے ہمیشہ اخبار میں اشتمار دیا جاتا ہے پھر ٹینڈر کال کئے جاتے ہیں۔  
اس کمیٹی میں DFO Conservative اور بلاک آفیسر شامل ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال سید احسان اللہ وقار صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقار صاحب: جناب سپیکر! On his behalf!

جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر پکاریں۔

جناب محمد وقار صاحب: سوال نمبر 5226۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہو اتصور کریں؟

جناب محمد وقاری: بھی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

جلو اور بانسرہ گلی والملڈ لائف پارکس میں جنگلی حیات سے متعلقہ تفصیلات

\*5226: سید احسان اللہ وقاری: کیا وزیر جنگلی حیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جلو والملڈ لائف پارک اور بانسرہ گلی والملڈ لائف پارک میں اس وقت کون کون سے جنگلی جانور کتنی تعداد میں موجود ہیں؟

(ب) گزرتے تین سالوں میں ہر سال ان جانوروں میں کتنا اضافہ ہوا اس میں کتنے جانور نئے شامل کئے گئے اور کتنے جانوروں میں اضافہ افزائش نسل سے کیا گیا؟

(ج) ان دونوں پارکس میں جانوروں پر کیا خرچ ہوتا ہے اور جانوروں کی افزائش کے لئے کون سے جدید ترین اقدامات کئے گئے ہیں کیا ان پارکس سے زائد ضرورت جانور فروخت بھی کئے جاتے ہیں اور اگر جواب ہاں میں ہے تو قیمت کا تعین کیسے ہوتا ہے؟

(د) کیا ان پارکس میں اس کا اہتمام موجود ہے کہ خوبصورت پرندوں مثلاً مور، شتر مرغ، فیر بنٹ وغیرہ کی تجارتی بیانے پر افزائش نسل کی جاسکے؟

وزیر جنگلی حیات:

(الف) جلو والملڈ لائف پارک اور بانسرہ گلی والملڈ لائف پارک میں عوام کی تفریح طبع اور جنگلی حیات کی افزائش نسل کے لئے مختلف اقسام کے جانور / پرندے رکھے گئے ہیں جن کی موجودہ تعداد و اقسام درج ہیں:-

#### تفصیل جانوران / پرندگان والملڈ لائف پارک جلو

| نمبر شمار | نام جانور / پرندگان | تعداد |
|-----------|---------------------|-------|
| 20        | نیل گائے            | -1    |
| 7         | چکارہ ہرن           | -2    |
| 21        | کالا ہرن            | -3    |
| 10        | مغلن شیپ            | -4    |
| 7         | پاٹہ ہرن            | -5    |
| 90        | چیتل ہرن            | -6    |

|    |                         |     |
|----|-------------------------|-----|
| 21 | گوڑل                    | -7  |
| 6  | بندر                    | -8  |
| 7  | شترمرغ                  | -9  |
| 58 | مور                     | -10 |
| 36 | سیاہ کنڈ ہوں والے مور   | -11 |
| 53 | سفید مور                | -12 |
| 9  | جاواگرین مور            | -13 |
| 9  | ایمیر الدُّل مور        | -14 |
| 8  | پائیڈ مور               | -15 |
| 69 | حلقہ دار گلے والے فیزنت | -16 |
| 7  | سرز فیزنت               | -17 |
| 16 | ریڈ جنگل فاؤل           | -18 |
| 45 | مرغابی                  | -19 |
| 45 | جنگلی کوتر              | -20 |
| 11 | راتاطے                  | -21 |
| 49 | حلقہ دار گلے والے طوطے  | -22 |

### تفصیل جانوران / پرندگان و ائملاں اف پارک بانسرہ گلی

| نمبر شمار | نام جانور / پرندگان     | تعداد |
|-----------|-------------------------|-------|
| 1         | شیر                     | -1    |
| 2         | یاک                     | -2    |
| 4         | بندر                    | -3    |
| 4         | مور                     | -4    |
| 2         | سیاہ کنڈ ہوں والے مور   | -5    |
| 3         | سفید مور                | -6    |
| 3         | پائیڈ مور               | -7    |
| 5         | سرز فیزنت               | -8    |
| 8         | حلقہ دار گلے والے فیزنت | -9    |
| 3         | کلیچ فیزنت              | -10   |



میں شعور بیدار کرنا ہے تاکہ قدرتی ماحول میں لوگوں کے تعاون سے جنگلی حیات کا تحفظ ہو سکے۔ افزائش نسل خصوصاً پرندوں کے حوالے سے جلو و املڈ لائف پارک خود کفیل ہے جہاں جدید اینکو بیٹر ز دستیاب ہیں، جبکہ املڈ لائف پارک بانسرہ گلی مری میں پرندوں کی افزائش نسل میں ملکہ ہذا کی ہنپیری واقع اسلام آباد معاونت کرتی ہے۔ جہاں اینکو بیٹر ز سے انڈوں کی افزائش نسل کی جاتی ہے۔ زائد از ضرورت جانور / پرندے حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ قیمتیوں کے مطابق فروخت کئے جاتے ہیں۔

(د) جی نہیں۔ جلو و املڈ لائف پارک میں ملکہ ہذا کی ضروریات کے پیش نظر پرندوں کی افزائش نسل کے لئے مدد دیجاناے پر انتظامات موجود ہیں۔ جہاں پر اینکو بیٹر ز کے ذریعے پرندوں کی افزائش نسل کی جاتی ہے اور وہاں سے پرندے بھاطاں ضرورت دوسرے پارکوں میں منتقل کئے جاتے ہیں جبکہ املڈ لائف پارک بانسرہ گلی مری کے لئے ملکہ ہذا کی ہنپیری واقع اسلام آباد معاونت کرتی ہے۔

جناب محمد وقار صاحب: جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں چونکہ املڈ لائف اور جلو پارک اور بانسرہ گلی و املڈ لائف پارک کے متعلق یہ سوال ہے اور اس میں موجود جو مختلف پرندے اور جانوروں کی صحت کا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ان پارکوں میں کوئی ایسا عملہ بھی موجود ہے جو ان جانوروں کی صحت کا ذمہ دار ہو اور سانحہ ہی یہ بتائیں کہ ان کی شرح اموات کیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر املڈ لائف!

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! ہمارے پاس وہاں پر عملہ موجود ہوتا ہے اور اگر ضرورت پڑے یا اس قسم کی کوئی بیماری پھیل جائے تو لاہور سے بھی عملہ وہاں پر بھیجا جاسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ پچھلے طویل عرصے سے ایسی کوئی بیماری نہیں پھیلی جس سے کہ شرح اموات جو طبعی کے علاوہ ہواں میں اضافہ ہوا ہو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ و فاقص صاحب کا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر!

On his behalf: جناب سپیکر: جی، سوال کا نمبر فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان: سوال نمبر 5112۔

جناب سپیکر: جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے؟  
رانا آفتاب احمد خان: بھی، جواب پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

### صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ، جنگلات، پودہ جات، رقبہ اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

5112\*: سید احسان اللہ وقاری ص: کیا وزیر جنگلات از رہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے رقبے پر اور کس کس جگہ سرکاری جنگلات ہیں؟
- (ب) ان جنگلات میں کس کس قسم کے درخت ہیں؟
- (ج) ان جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے کتنے سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں، ان پر سال 2002-2003 میں کتنے اخراجات ہوئے اور جنگلات سے کل کتنی آمدی ہوئی؟
- (د) سال 2002 سے 30 جون 2004 تک لکڑی چوری کے کتنے مقدمات درج ہوئے، کتنے افراد نامزد کئے گئے اور کتنے گرفتار ہوئے؟
- (ه) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ عرصہ کے دوران صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مسلسل چار ماہ سے زائد عرصہ کے لئے DFO اور ڈپٹی DFO تعینات نہ کئے گئے؟

### وزیر جنگلات:

- (الف) صلح ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 14972.45 ایکڑ رقبہ پر سرکاری جنگلات ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

| مکانی جنگل      | رقبہ     | زیر انتظام                |
|-----------------|----------|---------------------------|
| بھاگٹ ریزرو ائر | 715 Ac   | ڈی۔ ایف۔ او فیصل آباد     |
| کمائل پلانشیشن  | 10863.80 | - ایضًا                   |
| چک نمبر GB      | 76.08    | ڈسٹرکٹ آفسر ٹوبہ ٹیک سنگھ |
| چک نمبر GB      | 186.75   | - ایضًا                   |
| بھاگٹ پلانشیشن  | 619.25   | - ایضًا                   |
| چک نمبر GB      | 1491.27  | - ایضًا                   |
| چک نمبر GB      | 351.30   | - ایضًا                   |
| چک نمبر GB      | 619      | - ایضًا                   |
| چک نمبر GB      | 47       | - ایضًا                   |

14972.45 ٹوٹل

(ب) ان جنگلات میں شیم، کیکر، سفیدہ، توت، پھلائی، مسکٹ، بیپر ملبری، سرس وغیرہ کے درخت ہیں۔

(ج) ان جنگلات کی دیکھ بھال کے لئے 40 عدد سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے چھ عدد ملازم بھی کام کر رہے ہیں، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

| مالی سال | آخریات   | آمنی     | زیر انتظام                 |
|----------|----------|----------|----------------------------|
| 2002-03  | 10702393 | 32857418 | ڈی ایف او فیصل آباد        |
| -        | -        | 84972    | ڈسٹرکٹ آفیسر ٹوبہ ٹیک سنگھ |

(د) سال 2002 سے جون 2004 تک فیصل آباد فاریسٹ ڈویژن میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 1004 ملزمان کے خلاف 727 خدمات جنگلات درج ہوئے جن میں 833 گرفتار ہوئے اور بقا یا ملزمان کے خلاف کارروائی کے لئے عدالتوں سے رجوع کیا گیا۔

(ه) ڈسٹرکٹ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں DFO کی پوسٹ 10/03 سے اور RFO کی پوسٹ 13-04-04 سے خالی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جی، جناب سپیکر! اس کے آخر میں لکھا ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ڈی ایف او کی پوسٹ 10۔ فروری 2003 اور RFO کی پوسٹ 13-04-04 سے خالی ہے کیا جھکے کے پاس کوئی افسر موجود نہیں ہے یا انہوں نے دانستہ طور پر نہیں لگائے۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! یہ پوسٹ پہلے خالی تھی اب DFO کی پوسٹ ہو چکی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہاں پر تاریخ و صولی جواب 27۔ فروری ہے ابھی پانچ چھ دن ہوئے ہیں ان کے جواب میں لکھا ہے کہ یہ خالی ہے۔

جناب سپیکر: پانچ چھ دن میں پوسٹ ہو سکتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ بتاویں کہ کس دن پوسٹ ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے بتاویا ہے تو ٹھیک ہے پوسٹ ہو گئی ہو گی۔

رانا آفتاب احمد خان: نہیں۔ جناب سپیکر! پوسٹ ہوئی ہوئی ہے۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! دسمبر 2006 میں یہ پوسٹ ہوئی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! جواب 27۔ فروری 2007 کو موصول ہو رہا ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ دسمبر 2006 کو پوسٹنگ ہو چکی ہے اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! دسمبر 2006 میں پوسٹنگ ہو چکی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! 27۔ فروری کو تو جواب آ رہا ہے اُس وقت تک تو پوسٹنگ ہوئی نہیں تھی۔ یہ کہتے ہیں کہ fill ہو چکی ہے۔ اینہاں نوں معاف کرو یو۔

جناب سپیکر: جی، ڈاکٹر ویسٹ next!

ڈاکٹر سید ویسٹ: جناب سپیکر! جز (د) میں انہوں نے لکھا ہے کہ سال 2002 سے جون 2004 تک فیصل آباد فارست ڈویشن ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 104 ملزمان کے خلاف 727 مقدمات درج ہوئے اور 833 ملزمان گرفتار ہوئے اور بقایا ملزمان کے خلاف کارروائی کے لئے عدالتوں سے رجوع کیا گیا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان مقدمات میں ان کے اپنے مجھے کے کتنے لوگ ملوث رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جو ساری سوال اقبال چنڑ صاحب کا تھا۔ اس کے جز (د) میں ایک صدر حسین شاہ فارسٹر ہے اس کو ایک فیز میں ایک لاکھ انیں ہزار آٹھ سو بیس روپے recovery ڈالی گی۔ پھر اس کا دوسرا recovery میں بھی نام آیا ہوا ہے کہ صدر حسین ایک لاکھ پندرہ ہزار دو سو پچاس روپے۔ یعنی ہوتا یہ ہے کہ دس لاکھ کی لکڑی چوری کروادی مجھے نے ڈال دی آٹھ لاکھ اس کو نجیگی اور نیچے اس کا حصہ بھی چلا گیا اور کام ختم ہو گیا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو 727 مقدمات درج ہوئے ہیں اس میں مجھے کے کتنے لوگوں کے خلاف مقدمات درج ہوئے ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اگر مجھے کے کسی فرد نے کچھ کیا ہے تو اس کے خلاف ایکشن لیا جائے گا مگر فی الحال میرے پاس اس کی کوئی تفصیل موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اس کی تفصیل بعد میں ڈاکٹر صاحب کو بتا دیجئے گا۔

رانا شناہ اللہ خان: پولانٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات میں ہوتا تو یہ ہے کہ مجھے اور حکومت کی کارکردگی کی نشاندہی ہو اور اس نشاندہی پر حکومت اور متعلقہ محکمہ ایکشن لے۔ اب وزیر صاحب کا یہ حال ہے کہ

جس بات کی نشاندہی کی گئی ہے انہوں نے اتنا گواراہی نہیں کیا کہ سوالات کی تیاری کے وقت جب یہ معاملہ ان کے سامنے پیش آیا تھا تو وہ اس بارے میں معلوم کرتے اور پھر اس سے ہاؤس کو آگاہ کرتے۔

جناب سپیکر! آپ یہ فرمائیں کہ پھر اس کا مقصد کیا رہ جاتا ہے اور دوسرا جو ہم نے بنس ایڈوازری کمیٹی کی سب کمیٹی جس میں رولنگ amend ہونے تھے۔ وہاں پر بھی گزارش کی تھی آپ یہ answer sheet دیکھ لیں دو تین سوالات ہیں کہ جن کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ ان سے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ یہ سوالات اس طرح لائن میں لگے ہوئے ہیں کہ بعد میں کوئی بہتر سے بہتر سوال بھی آجائے جس کا کنسنر پورے صوبے سے ہو وہ رہ جاتا ہے اور میں نے اگر پوچھا کہ میرے حلقے میں نالیاں جو ہیں ان کی پیمائش کتنی ہے اور میرے حلقے میں برج کتنے ہیں ایسا سوال لائن میں آگئے ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کنسنر ہے کہ وقفہ سوالات سے متعلق ایوان کا پورا ایک گھنٹہ ضائع ہوتا ہے اور دوسرا یہ کہ اگر وزراء نے نشاندہی کے بعد بھی یہی جواب دینا ہے جو انہوں نے دیا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ بے مقصد وقفہ سوالات ہے۔ لہذا ہم ان کی اس تیاری کے خلاف ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر سید احسان اللہ وقار عاص کے سواتم اپوزیشن ارکین ٹوکن واک آؤٹ کرنے)

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب آپ ضمنی سوال کر لیں۔

سید احسان اللہ وقار عاص: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کر لیتا ہوں اور جواب باہر جا کر سن لوں گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 727 مقدمات انہوں نے درج کئے ہیں ان میں سے کتنے مقدمات مجھے نے بعد میں واپس لے لئے۔ یہ وزیر مو صوف کا اپنا ضلع ہے کہ جس میں 727 مقدمات درج کئے گئے انہوں نے کتنے مقدمات چوری نہ ہونے کی بناء پر واپس لئے اور یہ جو غالی پوسٹوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے اس بارے میں بھی فرمائیں کہ یہ کتنے عرصے سے خالی ہیں؟ شکریہ

(اس مرحلہ پر سید احسان اللہ وقار عاص بھی ٹوکن واک آؤٹ کرنے)

جناب سپیکر: شاہ صاحب! جواب سن لیں اب جواب کس کو سنائیں گے۔۔۔ اگلا سوال ملک اصغر علی

قیصر صاحب کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔

(اس مرحلہ پر معززاً اپوزیشن ارکین ٹوکن واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں تشریف لائے)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات بالکل درست ہے کہ سوالوں کے جوابات update بھی ہونے چاہئیں اور ان کے جواب دینے کی تیاری بھی ہونی چاہئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک natural phenomena ہے کہ کوئی شخص بہتر جواب دے سکتا ہے اور کوئی بہتر نہیں دے سکتا اور اپوزیشن میں بھی یہ ہے کہ ہمارے جو دوست اگلے بچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں یا اس معزز ایوان کی کارروائی میں زیادہ حصہ لیتے ہیں، زیادہ contribute کرتے ہیں۔ یہ قطعی طور پر نہیں ہے کہ ان کو appreciate کیا جائے اور باقی جو کارروائی میں حصہ ہی نہیں لیتے اور اپوزیشن میں بے شمار ایسے اراکین ہیں کہ جو آج تک اپنے خص سے کھڑے بھی نہیں ہوں گے کہ ان کی کارروائی کو condemn کرنا شروع کر دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس میں کسی ایک وزیر کے خلاف اس حوالے سے واک آؤٹ کر جانا کوئی اچھی تradition قائم نہیں کر رہے۔ میں سمجھتا ہوں فرض کر لیں کہ اگر کسی کی کارکردگی تھوڑی کم ہے تو وہ learn کر رہے ہیں شاید اگلے اجلاس میں آج سے بہتر ان کی کارکردگی ہو لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب اقدام تھا اور نہ ہی ہم نے کوئی اچھی روایت قائم کی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! راجح صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے مگر حکومت کے پاس تقریباً 271 ایم پی ایز ہیں۔ کیا اس میں اہل لوگ نہیں ہیں کہ جو محکمے کو یہاں بہتر طور پر represent کر سکتے ہیں اور کیا آپ نے صرف سفارش ہی ایک مقصد رکھا ہے؟ میرا کسی کو کرنے کا مقصد نہیں ہے بلکہ آپ کی گذگور نہ اور رث آف گورنمنٹ کا یہیں سے پناچتا ہے۔ جب آپ کے محکمہ کے سربراہ وزیر کا اسمبلی میں ممبران کے سوالوں کے آگے یہ جواب ہو گا تو وہ محکمہ کو کیسے چلائے گا۔ ہمارا تصحیک یا humiliate کرنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے پاس کافی ممبران ہیں آپ انہیں بھی موقع دیں اور انہیں change کر دیں۔

رانا ثناء اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

**جناب سپیکر! جی، رانا صاحب!**

رانا شناہ اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم راجہ صاحب فرماتا ہے ہیں کہ وزراء صاحبان سیکھ رہے ہیں۔ سلسلہ ہے چار سال ہو گئے ہیں ان کو سیکھتے ہوئے اور یہ سیکھتے سیکھتے انہوں نے قوم کا اور ملک کا بیڑہ غرق کر دیا ہے اور اب ان کو اور لکھناصر صہ چاہئے اور انہیں مزید پانچ سال سیکھنے کے لئے چاہئیں اور میں ان کی گذگور نہیں، کارکردگی اور house in ان کے معیار اور ان کی جواہیت ہے تو یہ ایک بچھوٹا سا معاملہ ہے اور یہ تحریک التوائے کا نمبر 822 جو کہ تین ماہ قبل پچھلے اجلاس میں پیش ہوئی تھی اور اس میں معاملہ یہ اٹھایا تھا کہ میرے حلقو سر سید ٹاؤن سے ایک لڑکا داتا صاحب سلام کے لئے آیا اور وہ گرددہ فروش مافیا کے ہستھے چڑھ گیا اور انہوں نے اس کو میو ہسپتال میں لا کر اس کا گرددہ ٹرانسپلنت کر کے اس کا گرددہ لے لیا۔ اس کا والد فوت ہو چکا تھا اور اس کی والدہ نے hue and cry کی۔ درخواستیں وغیرہ دیں اور اس کو ایسے ہی کبھی آ جاؤ اور کبھی چلے جاؤ کا کما جاتا رہا لیکن اس کا کچھ نہیں ہوا۔ میں نے یہ تحریک التوائے کا دردی اور اس پر ہاؤس میں پہنچنے کے direction کے اس معاملے پر بطور خاص توجہ دی جائے اور پیش کمیٹی بنائی اور اس میں ایک دو معاملات سرگرام ہسپتال اور میو ہسپتال کے بھی تھے۔ اس پر آپ دیکھ لیں کہ اس کمیٹی میں وزیر صحبت، سیکرٹری صحبت اور دوسرے لوگ تھے تو اس میں کما کہ:

The Committee after detailed discussion decided and recommended that Secretary Health may inquire into the incident, fix the responsibility and take necessary action through his office within a period of one month

اب اس بات کو بھی دو ماہ ہو گئے ہیں اور اس سلسلے میں کوئی انکوارری ہوئی ہے، کسی نے پوچھا ہے اور نہ ہی کسی نے کوئی بات کی ہے۔ یعنی یہ house in ان کی گذگور نہیں ہے۔ مساوئے طوطا کمائنیاں جو انہیں سیکرٹریوں سے برینگ مل جاتی ہے اور وہ اسے ہی ہر طرف پکارتے پھرتے ہیں اور گذگور نہیں کا ان کا یہ حال ہے۔

**جناب سپیکر: رانا صاحب! وزیر قانون صاحب نے سن لیا ہے اور میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ**

یہ تھوڑا expedite کروادیں۔

سید احسان اللہ وقار ص: پونٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقار ص: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وزیر قانون صاحب نے ہمارے وزراء صاحبان کے بارے میں فرمایا ہے کہ ان کی ٹریننگ ہو رہی ہے تو یہ درست۔ یہ پر نسل آف پالیسی کی رپورٹ Constitution کا تقاضا ہے جس کے تحت یہ پیش کی گئی ہے اور اگر آپ اس کو خود ملاحظہ فرمائیں اور گلیری میں بیٹھے ہوئے تمام صحافی بھائیوں کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس رپورٹ کو ضرور دیکھیں۔ اس سے اندازہ ہو جائے گا کہ یہ پر نسل آف پالیسی کی رپورٹ جو آئینی تقاضے کے تحت یہاں اسمبلی میں پیش کی گئی ہے، اس میں آئینی تقاضے کو پورا کرنے کے لئے کس قسم کے مضکمہ خیز جوابات دیئے گئے ہیں اور یہ چیف سیکرٹری کی طرف سے رپورٹ submit کی گئی ہے اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس رپورٹ پر اس اسمبلی کے اندر کوئی دن مقرر کریں جس پر بحث ہو اور اس پر بات کی جائے۔ یہ آئینی تقاضے کے تحت یہاں رپورٹ پیش ہوتی ہے اور اس میں جوابات، تبصرے وغیرہ میں انہوں نے بتایا ہے کہ ہم اسلام کس طرح سے نافذ کر رہے ہیں اور سو شل ولیفیسر کا کام کس طرح کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ سے میں درخواست کروں گا کہ آپ بھی اس رپورٹ کو ملاحظہ فرمائیں اور یہ اسمبلی کا مذاق اڑانے کے متادف ہے کہ جس طرح کے جوابات انہوں نے رپورٹ میں دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ زیب النساء قریشی: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 8123 ہے۔

ماہی پروری کے لئے حکومتی قرضہ کی مالیت اور طریقہ کار کی تفصیل

\*8123: محترمہ زیب النساء قریشی: کیا وزیر ماہی پروری از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت فش فارمنگ کے لئے آسان شرائط پر قرضہ دے گی، جو 2

فیصد مارک اپ پر دیا جائے گا؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ قرضہ زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم ایک فرد کو کتنا

دیا جائے گا اور اس کی واہی کا کیا طریقہ کار ہو گا؟

**وزیر ماہی پروری:**

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے چھوٹے فش فارمرز کو قرضہ جات کی فراہمی کے لئے 50 ملین روپے بنک آف پنجاب کو فراہم کر دیئے ہیں، اس قرضہ پر دو فیصد مارک اپ وصول کیا جائے گا۔

(ب) یہ قرضہ کم سے کم ایک ایکڑ اور زیادہ سے زیادہ سالاٹھے بارہ ایکڑ رقبہ پر مشتمل فش فارم پر دیا جائے گا اور قرضہ کی زیادہ سے زیادہ حد سالاٹھے سات لاکھ/- 750,000 روپے ہو گی جو کہ 6 سال کی مدت جس میں ایک سال کی رعائتی مدت بھی شامل ہے، واپس کرنا ہو گا۔

**جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔**

محترمہ زیب النساء قریشی: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ حکومت نے چھاس ملین روپے بنک آف پنجاب کو فراہم کر دیئے ہیں تواب تک کتنے قرضے دیئے گئے ہیں، کتنے لوگوں نے درخواست دی ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ لوگوں کی آگاہی کے لئے کیا بندوبست کیا گیا ہے تاکہ لوگوں کو زیادہ معلومات ہوں اور وہ اس سے مستفید ہو سکیں؟ شکریہ

**جناب سپیکر: جی، وزیر ماہی پروری!**

وزیر ماہی پروری: شکریہ۔ جناب سپیکر! اب تک تقریباً ۳۰ ہائی کروڑ روپے کے قریب قرضے جاری ہو چکے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہمارے پاس درخواستیں 8 کروڑ کے قریب ہیں اور گورنمنٹ نے 5 کروڑ روپے دیئے تھے۔ پہلے آئیے پہلے پائیے کے حساب سے ہم تقسیم کر رہے ہیں۔ لوگوں کو معلومات اور آگاہی فراہم کرنے کے لئے ڈپٹی ڈائریکٹر پبلیسٹی ہوتا ہے اور ہم یہ publicity کر رہے ہیں اور اخبارات میں بھی آ رہا ہے۔

**جناب ارشد محمود بگو: ضمنی سوال۔**

**جناب سپیکر: جی، بگو صاحب!**

جناب ارشد محمود بگو: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وزیر موصوف فرماتے ہیں کہ چھاس ملین روپے فشریز کے قرضہ جات کے لئے رکھا ہے تواب تک پنجاب میں کتنے لوگوں

نے یہ قرضے لئے ہیں؟

**جناب سپیکر: جی، وزیر ماہی پروری!**

وزیر ماہی پروری: جناب سپیکر! یہ fresh question بتانا مشکل ہوتا ہے تقریباً اڑھائی کروڑ روپے قرضہ ہم تقسیم کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر: تم انہوں نے بتادی ہے کہ کتنا قرضہ دیا جا چکا ہے۔

وزیر ماہی پروری: جناب سپیکر! میں مزید یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ ہمارا معاهدہ پنجاب بنک سے ہے اور وہ آگے تقسیم کرتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ فشریز کا ڈیپارٹمنٹ ہے اور معلومات ان کے پاس ہیں اور انہوں نے ہی پنجاب میں دینی ہیں تو یہ پچاس ملین پنجاب میں تقسیم کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ بڑا ہو گا کہ کوئی ایک ہزار آدمیوں میں بھی تقسیم پوری نہیں آتی تو میرا ان سے سوال یہ تھا کہ پنجاب میں کتنے لوگوں نے قرضے کے لئے apply کیا ہے، چلیں یہ بتادیں کہ پنجاب میں کتنے لوگوں نے فشریز کے قرضوں کے لئے apply کیا ہے؟

**جناب سپیکر: جی، وزیر ماہی پروری!**

وزیر ماہی پروری: 150 کے قریب قرضے منظور ہو چکے ہیں اور یہ درخواستیں سادہ کاغذ پر استٹسٹ ڈائریکٹر کو دینی پڑتی ہیں اور پھر وہ ڈائریکٹر کے پاس انہیں بھیجتا ہے اور وہاں سے یہ yes ہو کر بنک کے پاس چل جاتی ہیں اور پھر بنک کے پاس یہ ترتیب سے چلتے ہیں اور بنک سے ہمارا معہدہ ہے اور بنک کو حکومت نے پیسے دیتے ہیں۔ یہ 2 نیصد صرف خرچے کامارک اپ ہے اور یہ کوئی زیادہ مارک اپ نہیں ہے اور یہ صرف خرچہ کے طور پر لیا جا رہا ہے جو کہ اس معہدے کے مطابق ہے۔

رانتاشاء اللہ خان: ضمنی سوال۔

**جناب سپیکر: جی، رانتا صاحب!**

رانتاشاء اللہ خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ فشریز ڈیپارٹمنٹ ایگر بکھر سے متعلقہ ہی معاملہ بتا ہے تو ایک تو یہ [\*\*\*\*\*]

\* بحکم جناب پیغمبر الفاظ کا روائی سے حذف کئے گئے۔

جناب پسیکر: رانا صاحب! آپ کو یہ الفاظ زیب نہیں دیتے اور انہیں حذف کیا جاتا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب پسیکر! اگر حکمرانوں کو کسی بات پر شرم آجائے تو یہ بڑی بات ہے۔

جناب پسیکر: رانا صاحب! آپ کو یہ زیب نہیں دیتا۔

رانا ثناء اللہ خان: اچھی کارکردگی پر فخر کرنا اور بری کارکردگی پر ندامت محسوس کرنا۔ جناب! میں

یہ لفظ اختیار کر لیتا ہوں کہ [\*\*\*\*] ہے یہ بات کہ ۔۔۔

جناب پسیکر: یہ الفاظ بھی میں حذف کرتا ہوں۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: یہ بھی حذف؟

جناب پسیکر: جی، آپ ضمنی سوال کریں۔

رانا ثناء اللہ خان: جناب پسیکر! چلیں، موجودہ حکومت کے لئے بات باعث فخر ہے کہ پہلی توبات

یہ ہے کہ یعنی فشریزڈیپارٹمنٹ جو کہ bone ہے، ایگر یلکچر ہے، اس میں فشریز آ جاتا ہے، دوسرا

چیزیں آ جاتی ہیں یعنی وہ صوبہ ہے جس کی 70 فیصد آبادی کا انحصار ایگر یلکچر اور ایگر یلکچر سے

متعلقہ چیزوں پر ہے۔ اس کے اوپر ٹوٹل 50 ملین یعنی ۵۔ کروڑ روپیہ بنتا ہے، انہوں نے یہ ٹوٹل

قرض دینے کے لئے رکھا ہے، یہ ان کا ایگر یلکچر اور ایگر یلکچر سے متعلقہ جو صنعت ہے اس سے متعلق

اس گورنمنٹ کی یہ priority ہے۔ باقی اخبارات میں جو یہ اشتہار دینے ہیں یعنی میر اخیال ہے کہ

انہوں نے پہلے سال ایگر یلکچر سے متعلق کوئی پچاس کروڑ کے تواشتہار ہی دیئے ہیں۔

جناب پسیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان: اب اس میں یہ ہے کہ یہ پانچ کروڑ روپے میں یہ کہتے ہیں کہ ساڑھے سات لاکھ

روپے اس کی حد ہو گی۔ اگر ساڑھے سات لاکھ روپے آپ بنائیں تو میر اخیال ہے کہ پچاس، ساڑھیا

سو آدمی accommodate ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ فرمائیں کہ کیا اس صنعت سے متعلقہ جو فشریز

سے ہے اس سے صرف پچاس یا سو آدمیوں کو benefit کرنے سے یہ سمجھتے ہیں کہ اس صوبے کی یہ

صنعت آگے grow کر سکتی ہے یا آنے والے جو چیزیں ہیں ان کو beat کر سکتی ہے۔ دوسرا یہ ہے

کہ آج رات جب یہ سوالات کی تیاری کرنے کے لئے میٹھے ہیں تو انہوں نے یہ کیوں confirm کیا ہے؟

\* بھگم جناب پیغمبر الفاظ کا روائی سے حذف کئے گئے۔

نہیں کیا کہ یہ پانچ کروڑ روپیہ جو ہے یہ تقریباً آدھا سال بلکہ آٹھ ماہ گزر گئے ہیں ان میں سے کتنے قرضے کی disbursement ہو گئی ہے اور کتنے لوگوں کو ہو گئی ہے؟ اس بات کا یہ جواب دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر ماہی پروری!

وزیر ماہی پروری: جناب سپیکر! میں تمہارا نہیں کہ کتنے لوگوں کو قرضہ مل چکا ہے یاد رینا ہے؟ رانا شناہ اللہ خان: جیسے جیسے وقت قریب آرہا ہے تو ان کو تمہارے کوئی نہیں آئی؟ ان کی تمہارے لیے ہی جواب دے جائے گی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جن کو قرضہ دے چکے ہیں وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ یہ پانچ کروڑ یعنی پانچ سو لاکھ ہو گیا نا۔ اب ساڑھے سات لاکھ آپ فی کس کریں تو کتنا بنتا ہے، میرا خیال ہے کہ 60 یا 55 لوگ بنتے ہیں۔ سات آٹھ ماہ گزر گئے ہیں، یہ بتائیں کہ اس کی disbursement کتنے لوگوں کو ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: کتنا تقسیم ہو گیا ہے اور باقی ماندہ روپیہ کب تک آپ تقسیم کر دیں گے؟

رانا شناہ اللہ خان: باقی ماندہ نہیں۔ یہ بتائیں کہ اب تک کیا ہوا ہے، انہوں نے ڈیپارٹمنٹ سے کیا پوچھا ہے؟

وزیر ماہی پروری: یہ میں نے پہلے بتا دیا ہے۔ یہ کل فارمز 150 ہوتے ہیں اور یہ چھوٹے فارمز کے لئے ہے۔ یہ گورنمنٹ دے رہی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس 5 کروڑ روپے میں سے ایڈورٹائزمنٹ کے لئے کتنا رقم خرچ کی ہے؟

جناب سپیکر: جی، اس کی ایڈورٹائزمنٹ پر کتنا خرچ آیا ہے؟

وزیر ماہی پروری: یہ تو یہ fresh question بتا ہے، میں صحیح نہیں بتا سکتا۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! یہ 5 کروڑ روپے میں سے اڑھائی کروڑ روپے انہوں نے ایڈورٹائزمنٹ پر لگایا ہوا ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: 150 کی disbursement کتنی ہوئی ہے؟

وزیر ماہی پروری: یہ بند آف پنجاب دے رہی ہے۔ ہم نے اسے اپنے طور پر پرنٹ میڈیا میں دیا ہوا ہے تو یہ ڈائریکٹ ٹاؤں کی ہو رہی ہے۔

جناب پیکر: جی، وقار صاحب!

جناب محمد وقار: جناب پیکر! میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبہ سرحد کے منظر فارسو شل و یلفیئر حافظ حشمت صاحب گلیری میں موجود ہیں، ہم انہیں خوش آمدید کرتے ہیں، یہ ہمارے لئے بڑا اعزاز ہے کہ وہ یہاں تشریف لائے۔ ہم انہیں پنجاب اسمبلی میں خوش آمدید کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب پیکر: مر بانی۔ اگلا سوال ہے۔۔۔

سید احسان اللہ وقار: ضمنی سوال۔۔۔

جناب پیکر: شاہ صاحب! کافی ہو گیا ہے۔

سید احسان اللہ وقار: نہیں ہوا۔ یہ بڑا ہم ڈیپارٹمنٹ ہے۔

جناب پیکر: جی، فرمائیں! سید احسان اللہ وقار صاحب!

سید احسان اللہ وقار: میرا سوال یہ ہے کہ فرشیز کا جو ٹینکنیکل شاف ہے یہ لوگوں کو باقاعدہ ایک ٹینکنیک رہنمائی مہیا کرتا ہے۔ اپنے سوال کی ٹینکنیکل ٹریننگ کے لئے انھوں نے کیا اہتمام کیا ہوا ہے؟ وزیر ماہی پروری: جناب پیکر! ٹینکنیکل ٹریننگ کے لئے ادارے قائم ہو چکے ہیں، جو فارمر زاور شاف کو بھی ٹریننگ دیتے ہیں۔ باقاعدہ ٹینکنیکل ٹریننگ ہوتی ہے، اس کے لئے بہاو پور، بندی اور مناداں میں ادارے قائم ہیں۔

جناب پیکر: تین چار جگہوں پر ٹریننگ سنٹر ہیں جہاں سے اس محکمے کے لوگ ٹریننگ لیتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پیکر: جی، رانا صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب پیکر! میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے درخواست کروں

گا کیونکہ یہاں پر صبح سے یہ ہو رہا ہے کہ ٹریننگ، ابھی learn کر رہے ہیں، کیا راجہ صاحب اپنے وزراء کے لئے کوئی ریفیشر کورس کرانے کا راہ درکھتے ہیں؟

جناب پیغمبر: یہ پاؤنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ اگلا سوال مخدوم سید محمد مختار حسین صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب پیغمبر! ان کے ايماء پر۔

جناب پیغمبر: سوال کا نمبر پاپریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: سوال نمبر 5589۔

### خانیوال، پیر و وال جنگل کی اراضی کی الامنٹ سے متعلقہ تفصیلات

\* 5589: مخدوم سید محمد مختار حسین: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2001 سے آج تک پیر و وال (صلح خانیوال) جنگل کا رقبہ کن کن اداروں / افراد کو کتنا کتنا کن کن مقاصد کے لئے الٹ کیا گیا ہے؟

(ب) جو رقبہ دیا گیا ہے اس میں سے کتنا آباد اور کتنا غیر آباد تھا؟

(ج) الٹ کردہ کتنے رقبہ پر جنگل تھا اور اس میں کس کس قسم کے درخت تھے اور اس جنگل کی مالیت کیا تھی؟

(د) کیا جب یہ رقبہ الٹ کیا گیا تو ان الٹیوں سے جنگل کی قیمت وصول کی گئی تھی ہر الٹی سے جتنی رقم وصول کی گئی اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) اگر الٹیوں سے جنگل کی رقم وصول نہ کی گئی تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

(و) اس جنگل کو آباد کرنے کے لئے کتنے موگر جات تھے اور اب کتنے موگر جات ہیں اور کتنے موگر جات جن اداروں / افراد کو جنگل کی زمین الٹ کی گئی ہے ان کو دیے گئے ہیں؟

### وزیر جنگلات:

(الف) سال 2001 سے آج تک پیر و وال جنگل کا رقبہ کسی ادارہ / فرد کو الٹ نہ کیا گیا ہے، لمدا

تمام سوالات (الف) تا (و) کا جواب نہ میں ہے۔

(ب) ایضاً۔

(ج) - ایضاً۔

(د) - ایضاً۔

(ه) - ایضاً۔

(و) - ایضاً۔

**جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟**

**ڈاکٹر سید و سیم اختر:** جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو پیر و وال کا ضلع خانیوال میں جنگل ہے کیا اس جنگل کو آباد رکھنے کے لئے مکمل نہر کی طرف سے پانی لیا جاتا ہے؟

**جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!**

**وزیر جنگلات:** جی ہاں۔ ایک پوری ڈسٹری بیوٹری ہے اس سے اس کو پانی آتا ہے اور مکمل اریکیشن سے ہی لیا جاتا ہے۔

**جناب سپیکر: جی، پانی لیا جاتا ہے۔**

**ڈاکٹر سید و سیم اختر:** ظاہر ہے کہ پانی جو لیا جاتا ہے وہ موگر جات کے ذریعے سے ہی آتا ہے۔ اب اس سوال کا جز (و) جو ہے کہ "اس جنگل کو آباد کرنے کے لئے کتنے موگر جات تھے اور اب کتنے ہیں۔" اب اس میں انھوں نے ایک ہی جواب جو جز (الف) کے اندر لکھ دیا ہے کہ "(الف) (ا) (و) کا جواب نہ میں ہے۔" اب (و) کے آگے بھی اس کا مطلب ہے کہ "نہ" ہے۔ ابھی منسٹر صاحب فرمار ہے ہیں کہ پانی لیتے ہیں۔ ادھر جواب کے اندر لکھا ہوا ہے کہ کوئی موگر جات ہی نہیں ہے، یعنی یہ آپ اندازہ لگالیں کہ جوابات دینے میں کیا seriousness ہے۔

**جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!**

**وزیر جنگلات:** جناب سپیکر! اس ڈسٹری بیوٹری کے 20 موگے ہیں جو اس علاقے کو پانی سپلانی کرتے ہیں اور آٹھ موگے ایسی جگہ پر چلے گئے ہیں جو کہ زمین ہم نے لیز پر دے دی ہے، 12 موگے ایسے ہیں جو کہ جنگلات کو پانی سپلانی کرتے ہیں۔

**ڈاکٹر سید و سیم اختر:** جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ اب یہ آپ کے سامنے ہے، آپ خود اس کو ملاحظہ کر لیں کہ (و) میں منسٹر صاحب نے کیا جواب دیا ہے کہ "پانی لیتے ہیں۔" اب

انھوں نے کہا ہے کہ موگہ جات ہیں۔ جز (و) میں لکھا ہوا ہے اور انھوں نے (و) میں لکھ دیا ہے کہ "کوئی موگہ نہ ہے۔" یعنی یہ مطلب ہے کہ کون لوگ اس کی تیاری کرتے ہیں، کون اس کو تیار کرتے ہیں اور تمکھجھ میں نہیں آتا کہ کماں سے ان سوالات کے جوابات ملکہ تیار کرتا ہے اور کیسے جواب دیتا ہے؟

**جناب پیغمبر:** جی ہاں، جواب میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ چلو، انھوں نے درست جواب جو تھا وہ on the floor of the House سید احسان اللہ وقار صاحب: جناب پیغمبر! میرا خصمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پیر و وال جنگل کا کچھ حصہ افواج پاکستان کے کسی ادارے کو بطور استعمال دیا گیا ہے؟  
**جناب پیغمبر:** جی، وزیر جنگلات!

**وزیر جنگلات:** جی ہاں، یہ درست ہے۔ 1976 میں آرمی نے کٹونمنٹ بنانے کے لئے، اس میں سے 2000 ایکڑ جگہ می تھی۔ اس کے بعد پھر ایک ڈپو بنانے کے لئے 1976 میں دوبارہ 15000 ایکڑ ہم سے لی۔ اس وقت پاکستان آرمی کے پاس جو ٹول ایریا ہے وہ 7000 ایکڑ ہے۔

**جناب پیغمبر:** جی، شکریہ۔ جی، رانا شناء اللہ خان!

**رانا شناء اللہ خان:** جناب پیغمبر! اس سوال کا جزو (الف) یہ تھا کہ یہ جو پیر و وال جنگل ہے یہ کن افراد کو الات کیا گیا تو انھوں نے کہا کہ یہ کسی کو بھی الات نہیں کیا گیا۔ اب یہ کہ رہے ہیں کہ 7000 ایکڑ ایک ادارے کو دی گئی ہے۔ یہ فرمائیں کہ 7000 ایکڑ انھوں نے اس ادارے کو کس حساب میں دی ہے؟ کیا انھوں نے کوئی encroachment کی ہے، قبضہ کیا ہے یا انھوں نے کوئی ایگرینٹ کیا ہے، کس حساب سے دی ہے؟

**جناب پیغمبر:** جی، وزیر جنگلات!

**وزیر جنگلات:** چونکہ یہ زمین بورڈ آف ریونیو کی ہے تو بورڈ آف ریونیو نے انہیں ان کی ڈیمانڈ پر دی تھی۔

**رانا شناء اللہ خان:** نہیں، بورڈ آف ریونیو نے کیا ان کو الامنٹ دی ہے، لیز پر دی ہے، ٹھیک پر دی ہے، کس پر دی ہے؟

**جناب پیغمبر:** کوئی آئندیا ہے کہ لیز ہے، مستقل دے دی ہے؟

**وزیر جنگلات: انہیں مستقل دے دی ہے۔**

**رانا شناہ اللہ خان:** اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ رقبہ مستقبل بنیادوں پر ایک ادارے کو لیز آٹھ ہو گیا ہے تو پھر اس ہاؤس میں یہ جواب غلط کیوں داخل کیا گیا ہے؟

**سید احسان اللہ وقار:** جناب پیکر! یہ جواب دیا گیا ہے کہ موگہ جات وغیرہ، یہ سارے موگہ جات کیوں بنانے کر دیئے گئے ہیں؟

**جناب پیکر:** یہ موگہ جات کو پھوڑ دیں، یہ دوسرا ضمنی سوال ہے، شاہ صاحب! یہ سن لیں۔

**وزیر جنگلات:** انہوں نے جو سوال کیا تھا وہ یہ تھا کہ 2001 کے بعد یہ زمین کسی کو الٹ کی ہے یا نہیں؟ یہ 1976 میں الٹ ہوتی ہے۔

**جناب پیکر:** جی، کیونکہ جو سوال تھا وہ 2001 کا تھا۔ نہیں، نہیں۔ 1976 کی تو پھر نہیں دینی چاہئے۔

**رانا شناہ اللہ خان:** پھر تو اس کا جواب یہ دیتے کہ اس رقبے پر تو پہلے ہی قبضہ ہے تو یہ کسی کو الٹ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

**جناب پیکر:** رانا صاحب! سوال میں 2001 کا جو پوچھا گیا تھا تو پھر 2001 سے پہلے تو نہیں جانا بنتا۔

**جناب ارشد محمود گبو:** ضمنی سوال۔

**جناب پیکر:** جی، ارشد محمود گبو صاحب!

**جناب ارشد محمود گبو:** جناب پیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ جنگلات جو ہے یا کوئی ادارہ جب کسی کو زمین لیز پر دیتا ہے اور جن مقاصد کے لئے وہ ادارہ اس سے زمین لیتا ہے اور جس مقاصد کے لئے وہ ادارہ ان سے زمین لیتا ہے اگر ان مقاصد کے لئے زمین کو استعمال نہیں کرتا تو کیا یہ اس کی لیز منسوخ کر دیتے ہیں یا بحال رکھتے ہیں؟

**جناب پیکر:** جی، وزیر جنگلات!

**وزیر جنگلات:** جناب پیکر! اگر زمین لیز پر دی گئی ہو اور وہ لیز میں لکھی گئی شرائط کو پورا نہ کرے تو اسے منسوخ کر دیا جاتا ہے لیکن یہ زمین لیز پر نہیں دی گئی۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! آرمی نے وہاں زمین کنٹونمنٹ بنانے کے لئے حاصل کی تھی لیکن وہاں پر کنٹونمنٹ نہیں بناتا تو کیا حکومت نے ان کی یہ لیز منسوخ کر دی ہے؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! یہ زمین آرمی کو لیز پر نہیں دی گئی بلکہ انھیں ٹرانسفر کر دی گئی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! ہم صحیح سے رو رہے ہیں، ہمارے لئے تمام وزراء اور پارلیمانی سکریٹریز صاحبان بڑے قابلِ احترام ہیں لیکن کم از کم دو ہفتے کے لئے انھیں ٹریننگ کورس پر بھجوایا جائے تاکہ انھیں اسمبلی کے بہنس کے بارے میں کوئی آگاہی ہو سکے۔ یہ خود جواب دیتے ہیں ٹھیک دو منٹ بعد اس سے violate کر کے کسی اور جواب پر آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پاؤ ائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ابھی وقفہ سوالات ختم نہیں ہوا۔ ابھی تو وقت رہتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں 10 نج کر کچھ منٹ پر اجلاس شروع ہوا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب والا! ابھی تو گیارہ بھی نہیں بجے آپ نے پہلے ہی وقفہ سوالات ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں، آپ ٹھیک کرتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! آپ ویسے ہی direction دے دیں ہم ان سے کوئی سوال نہیں کرتے مگر وقفہ سوالات پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر: مجھے غلطی لگی ہے، 11-10 پر وقفہ سوالات ختم ہو گا۔ اگلا سوال محترمہ طاعت یعقوب صاحبہ کا ہے۔

محترمہ طاعت یعقوب: جناب سپیکر! سوال نمبر 8964۔ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

عرصہ 2004-06-06۔ مرالہ بیراج کے ٹھیکہ چھلی سے متعلقہ تفصیل

\*8964: محترمہ طاعت یعقوب: کیا وزیر ماہی پروری از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مرالہ بیراج سیالکوٹ میں ٹھیکلی کا سالانہ ٹھیکہ سال 2004-05 اور 2005-06 کتنے میں دیا گیا تھا؟

(ب) اس کی نیلامی کا طریقہ کار کیا اختیار کیا گیا؟

(ج) مذکورہ سالوں میں ٹھیکہ حاصل کرنے والوں کے نام مع پتاباجات کیا ہیں؟

**وزیر ماہی پروردی:**

(الف) مرالہ بیراج "دریائے پنجاب ڈاؤن سٹریم" (ماسوئے ریزرو ایریا) از ہیڈرالہ تا اختتام حدود ضلع سیالکوٹ کا ٹھیکہ حقوق ماہی گیری برائے سال 2004-05 مبلغ 16,500/- روپے اور برائے سال 2005-06 مبلغ 10,500/- روپے میں بذریعہ نیلام عام دیا گیا۔

(ب) محکمہ ماہی پروردی سرکاری پانیوں میں ماہی گیری کا ٹھیکہ قانون کے مطابق ہر سال بذریعہ نیلام عام دیتا ہے، صوبہ پنجاب کے تمام پانیوں کے حقوق ماہی گیری کی نیلامی کی تاریخ کا شیدوال بذریعہ قومی اخبارات و دیگر ذرائع سے مشترک کیا جاتا ہے۔ نیلام عام میں سب سے زیادہ بولی دہنہ کی بولی اگر گز شستہ سال کی بولی یا گز شستہ تین سالوں کی بولی کی اوسط سے 10 فیصد زیادہ ہو تو ڈائریکٹر جنرل ففریز پنجاب اس کی منظوری دے دیتے ہیں، بصورت دیگر چھ یا سات مرتبہ نیلامی کرنے کے بعد بھی اگر بولی مندرجہ بالا معیار سے کم ہو تو قواعد کے مطابق اس بولی کی منظوری فناں ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کی جاتی ہے۔

(ج) مذکورہ سالوں میں ٹھیکہ حاصل کرنے والوں کے نام مع پتاباجات درج ذیل ہیں:-

| سال     | نام ٹھیکہ مع پتاباجات                         | رقم  |
|---------|---|--|
| 2004-05 | محمد نواز ولد غلام فرید، ساکن کرنوالی سمبریال | -/16,500/- روپے<br>تحصیل ڈسک ڈیل ٹسلیع سیالکوٹ     |
| 2005-06 | طالب حسین ولد غلام رسول، ساکن ڈھلے والی       | -/10,500/- روپے<br>ہیڈرالہ تحصیل ڈیل ٹسلیع سیالکوٹ |

**جناب پیکر: محترمہ! کوئی ضمنی سوال؟**

محترمہ طلعت یعقوب: جناب پیکر! میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ "صوبہ پنجاب کے تمام پانیوں کے حقوق ماہی گیری کی نیلامی کی تاریخ کا شیدوال بذریعہ قومی اخبارات"

و دیگر ذرائع سے مشترک کیا جاتا ہے۔ ”اس بارے میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ سال 2004-05 اور 2005-06 کی نیلامی کا شیدول کن اخبارات میں شائع کیا گیا، اس کی تاریخ اور ٹھیکہ دینے کی بولی کی تاریخ ہے نیز دیگر ذرائع سے مشترک کرنے کا کیا مطلب ہے؟

وزیر ماہی پروری: جناب سپیکر! دیگر ذرائع کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے جو ضلعی و فاطریں وہاں سے نوٹس جاری کئے جاتے ہیں اور پرانے رجسٹرڈ ٹھیکیدار ان کو بذریعہ لیٹر اطلاع دی جاتی ہے۔ جہاں تک اخبارات کا تعلق ہے تو قومی اخبارات مثلاً ”جنگ“، ”خبریں“، ”دن“ وغیرہ میں یہ اشتہارات دیئے گئے ہیں۔

ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ”سیام عام میں سب سے زیادہ بولی دہندہ کی بولی اگر گز شستہ سال کی بولی یا گز شستہ تین سالوں کی بولی کی اوسط سے 10 فیصد زیادہ ہو تو ڈائریکٹر جزل فخریز پنجاب اس کی منظوری دے دیتے ہیں بصورت دیگر چھ یا سات مرتبہ نیلامی کرنے کے بعد بھی اگر بولی مندرجہ بالا معیار سے کم ہو تو قواعد کے مطابق بولی کی منظوری فانس ڈیپارٹمنٹ سے حاصل کی جاتی ہے۔

جناب والا! اب آپ یہ دیکھیں کہ 2004-05 میں جو بولی منظور کی گئی ہے یہ 16,500 روپے کی ہے۔ ایک layman بھی جب اس رقم کی بولی سال کے لئے سنے گا، پڑھے گا تو اس پرہنسے گا۔

جناب والا! سال 2004-05 میں تو منظور کردہ بولی 16,500 روپے ہے جبکہ 2005-06 میں یہ 10,500 روپے ہے یعنی اس میں مزید پانچ ہزار روپے کم کر دیئے گئے ہیں۔ یہ جو ملی بھگت ہوئی ہے یہ انتہائی غلط ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2004-05 میں کتنے لوگوں نے ٹھیکے میں حصہ لیا تھا؟

وزیر ماہی پروری: جناب سپیکر! اصل میں پانی کی کمی کی وجہ سے ہر سال ٹھیکے کم ہو رہے ہیں۔ اگر بولی 10 فیصد سے کم ہو تو واقعی جب تک فناں ڈیپارٹمنٹ منظوری نہیں دیتا ٹھیکہ نہیں دیا جاتا۔ ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ 2004-05 میں کتنے لوگوں نے ٹھیکہ لینے کے لئے بولی میں حصہ لیا تھا؟

وزیر ماہی پروری: جناب سپیکر! اس وقت صحیح فقرہ بیانا تو مشکل ہو گا۔ یہ fresh question کر

دیں تو ہم فکر زبادیں گے۔

ڈاکٹر سید و سیم اختر جناب سپیکر! میر اسوال بالکل relevant ہے کہ کتنے لوگوں نے ٹھیک لینے کے لئے بولی دی اس کے لئے بھی fresh question کی ضرورت ہے تو پھر اللہ ہی حافظ ہے۔

وزیر ماہی پروردی: جناب سپیکر! اجتنے لوگوں نے بولی دی ہے ان کی فہرست اس وقت میرے پاس نہیں ہے البتہ جن کو ٹھیکہ دیا گیا ہے ان کے نام موجود ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی صاحب کا ہے۔

جناب محمد وقار: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر 5817، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

### پی پی-1 تحصیل کوٹھ، جنگلات میں آگ لگنے کے واقعات، طاف،

آمدن اور متعلقہ دیگر تفصیلات

\*5817: راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو کیٹ): کیا وزیر جنگلات ازراہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی-1 کوٹھ میں قدرتی جنگلات میں سال 2001 کے بعد آگ لگنے کے واقعات، مقام، نقصان کی تفصیل بیان فرمائیں حکومت آگ سے پہنچنے والے نقصان سے بچاؤ کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں مکملہ جنگلات کو 2001 سے 2004 تک حاصل ہونے والی آمدی کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) مذکورہ تحصیلوں میں مکملہ جنگلات کے عملہ کی تعداد، عرصہ تعیناتی نیز خالی اسمایوں کی تعداد و تفصیل بیان فرمائیں خالی اسمایاں کب تک fill کی جائیں گی؟

وزیر جنگلات:

(الف) سال 2001 کے بعد تحصیل کوٹھ میں آگ لگنے کے واقعات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جنگلات کو آگ سے بچانے کے لئے فائر واچر تعینات کئے جاتے ہیں جنگلات میں سڑکوں اور راستوں کی صفائی کی جاتی ہے، وائر لیس کا نظام بھی فنگشل ہے

جوں ہی کسی جگہ سے آگ لگنے کی اطلاع ملتی ہے فارست پارٹی موقع پر پہنچ کر آگ بجھانے میں مصروف عمل ہو جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ تحصیلوں میں محکمہ جنگلات کو حاصل ہونے والی آمدی درج ذیل ہے:-

| سال       | آمدن    |
|-----------|---------|
| 12,91,755 | 2001-02 |
| 9,82,337  | 2002-03 |
| 14,55,692 | 2003-04 |
| 37,27,784 | میرزاں  |

مذکورہ تحصیلوں میں محکمہ جنگلات کے عملہ کی تعداد و خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نام اسامی         | تعداد اسامی | خالی اسامی |
|-------------------|-------------|------------|
| نائب معمتم جنگلات | 05          | --         |
| فارسٹر ز          | 26          | 12         |
| فارسٹ گارڈز       | 105         | 37         |
| فارسٹ چیف         | 01          | 01         |
| فارسٹ فائز        | 05          | --         |
| بوٹ مین           | 01          | --         |
| چوکیدار           | 17          | 01         |
| میرزاں            | 160         | 51         |

گورنمنٹ نے نئی بھرتی پر پابندی عائد کر کھی ہے، پابندی ختم ہونے پر مذکورہ اسامیاں پر کی جائیں گی۔ عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میرزاں پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد وقار: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ ”حلقہ پی پی۔ 1 کھوٹہ میں قدرتی جنگلات میں جو آگ لگی ہے اس کی تفصیل بیان کی جائے۔“ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ”آگ لگنے کے واقعات کی تفصیل ایوان کی میرزاں پر رکھ دی گئی ہے۔“ جناب والا جب میں نے یہ لیا ہے تو اس کی حالت ایسی ہے کہ پڑھا ہی نہیں جاسکتا۔ annexure

(اس مرحلہ پر معزز رکن نے کاغذ لسر اکرڈ کھایا جو کہ بالکل سیاہ نظر آ رہا تھا)

جناب والا یہ تو پڑھنے کے قابل ہی نہیں ہے۔ مجھے بتائیں کہ میں کیا ضمنی سوال کروں؟

اسمبلی کی کارکردگی کا یہ حال ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر کو صاف کا پی میا کی جائے۔ وقار صاحب! یہ اضافی مواد مکملہ کی طرف سے آتا ہے۔ اسمبلی سیکرٹریٹ سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

جناب محمد وقار: اگر وزیر صاحب اسے پڑھ کر سنادیں تو میں اپنا سوال ہی واپس لے لیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر کو صاف کا پی میا کی گئی)

جناب سپیکر: جی، آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد وقار: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تحصیل کو ٹلی ستیاں میں کتنا نقصان ہوا ہے اور اس کی compensation کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! ان واقعات میں نیچے جو plant needles ہوتی ہیں انہی کو آگ لگی تھی۔ اس آگ سے as such کوئی درخت ضائع نہیں ہوئے لہذا اس کی کوئی compensation نہیں ہوتی۔ دوسرا 2002 میں تقریباً 22 مقامات پر آگ لگنے کے واقعات نوٹ کئے گئے ہیں جبکہ 2003 میں 17 مقامات پر آگ لگنے کے واقعات ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: معزز رکن کا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس آگ سے کل کتنا نقصان ہوا ہے اور کیا جن لوگوں کا نقصان ہوا ہے انھیں کوئی compensation دی گئی ہے یا نہیں؟

وزیر جنگلات: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ آگ لگنے کے واقعات میں درختوں کا کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ دوسرا پہلک / پرائیویٹ پارپٹی کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ جہاں آگ لگی تھی وہ سرکاری جگہ ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر اسد اشرف صاحب!

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مری اور کوٹلی ستیاں پی پی-1 میں جو fire watcher تعینات کئے گئے ہیں ان کی تعداد 160 ہے لیکن مری اور کوٹلی ستیاں کا حسن دن بدن خراب ہو رہا ہے۔ ہر سال وہاں پر لوگوں کے احتجاج ہو رہے ہیں کہ کس طرح درختوں کو کاٹ کر اس کا چسرہ سمجھ لیا جا رہا ہے۔ ان کے صدر کا وژن ان کا مشن ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب والا! وہاں ان کے گھنے میں ٹمبر مافیا ملوث ہو چکا ہے۔ ان کے ملازمین خود آگ لگاتے ہیں۔ فارم نمبر تین اور چار جو ملٹری لینڈ فارم کا ایریا ہے وہاں پر صدر صاحب نے ڈیڑھ سال قبل کما تھا کہ۔۔۔

جناب پسیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

ڈاکٹر اسد اشرف: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ وہاں پر ٹمبر مافیا کو ختم کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اور وہاں پر ہسپتال بنانے کے لئے صدر صاحب نے ڈیڑھ سال قبل آرڈر کئے تھے لیکن ان کا مکملہ زمین دینے کے لئے tooth and nail fight کر رہا ہے اور وہ نہیں دے رہا۔

جناب پسیکر: جی، شکریہ

ڈاکٹر اسد اشرف: کیا یہ ارادہ رکھتے ہیں کہ وہاں تحریکیں ہیڈ کوارٹر ہسپتال شفت کیا جائے جس کا صدر نے آرڈر دیا ہے اور جن کا وژن ان کا مشن ہے؟

جناب پسیکر: جی، شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب! ان کا ایک ضمنی سوال تو یہ ہے کہ وہاں پر صدر صاحب نے جو ہسپتال بنانے کا اعلان کیا ہے اس کے لئے مکملہ جگہ نہیں دے رہا۔ کیا مکملہ جگہ دینے کو تیار ہے یا اس پر کوئی سوچ بچار کر رہا ہے۔ ان کا دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر گھنے میں کوئی ٹمبر مافیا کام کر رہا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ کوئی ٹمبر مافیا ہے بھی یا نہیں اگر ہے تو اس کے سد باب کے لئے مکملہ کیا کر رہا ہے؟

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب والا! وہاں ٹمبر مافیا ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پسیکر: جی، رانا شناہ اللہ خان صاحب!

رانا شناہ اللہ خان: جناب پسیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ Chair منسٹر کو ضمنی سوال سمجھائے اور اس سمجھانے میں اسے جواب بھی بتاوے۔

جناب پسیکر: سوال تو بتانا چاہئے۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب پسیکر! لیکن آپ نے تو اس سوال میں جواب بھی بتادیا ہے۔

جناب پسیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب پیکر! جہاں تک ہسپتال کی جگہ الٹ کرنے کا تعلق ہے جہاں پر reserve forest ہے وہاں سے جگہ دینے کے لئے مکمل authorized نہیں ہے۔

جناب پیکر: مطلب ہے جگہ دینے کے لئے مکملہ سوچ بچار کر رہا ہے۔

وزیر جنگلات: جی، مکملہ اس بارے میں فیصلہ کر رہا ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب پیکر! ۔۔۔

جناب پیکر: آرڈر پلیز۔ جی، جناب ڈاکٹر اسد اشرف!

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب پیکر! مری اور کوٹی ستیاں میں عوامی مفاد کے لئے جس ایسا میں کامبناہ بنانے کا forest and environment ہے رہے۔ آرمی مانیٹر نگٹیم نے 1999

سے اس کی انکوائری کی ہے اور قابلی خان نامی آدمی نے بتایا کہ اس نے کتنے ہزار درخت کاٹے ہیں۔

مری کے سابق SDFO نے ملٹی سٹوری پلازا بنایا ہے اور پچھلے دونوں جب سپریم کورٹ کے آرڈر ہوئے کہ یہاں بلڈنگ گرانی جائیں تو انہی کے تحصیل ناظم کے بھائی کے سامنے اس نے کہا کہ میں نے اسے ایک کروڑ روپیہ دیا ہے۔ اگر میری بلڈنگ گرانی گئی تو میں سب سے پہلے اسے گولی ماروں گا اور اس کا کچھ نہیں کیا گیا۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ مری میں قبضہ گروپ جو درختوں کو جلا کر زمین ہموار کر رہا ہے۔ وہ عوامی مفاد کے لئے زمین دیں نہ کہ ان کے پلازوں بنانے کے لئے دیں۔

جناب پیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب والا! وہاں کسی جگہ پر بھی encroachment ہے اور نہ ہی اس طرح مکملہ

جنگلات کی زمین کی الٹمنٹ ہوتی ہے کہ وہاں پر عمارت بنائی جائے۔ وہ پرائیویٹ پر اپرٹی پر بلڈنگ بناسکتے ہیں کیونکہ وہ ان کی ذاتی پر اپرٹی ہے۔

جناب پیکر: اگلا سوال سمیع اللہ خان صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: On his behalf سوال نمبر 6226۔

جناب پیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے۔

شیخونپورہ، محکمہ جنگلات کی اراضی، جنگلات  
اور شجر کاری سے متعلقہ تفصیلات

\*6226: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخونپورہ میں محکمہ جنگلات کی کل کتنی اراضی ہے اور اس پر قائم جنگلات کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) رواں مالی سال میں کتنی شجر کاری کا پروگرام ہے اور بقیہ اراضی پر کب تک جنگل اگایا جائے گا؟

وزیر جنگلات:

(الف) ضلع شیخونپورہ میں محکمہ جنگلات کی کل اراضی اور قائم جنگلات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

|                           |                    |
|---------------------------|--------------------|
| آپاشی رقبہ                | -1                 |
| دیریائی رقبہ              | -2                 |
| باقی رقبہ دیریائی میں ہے۔ |                    |
| سیکشن 38 ایجاد رقبہ       | -3                 |
| Un-classed                | -4                 |
| فارسٹ رقبہ                |                    |
| کینال سائیڈ رقبہ          | -5                 |
| روڈ سائیڈ رقبہ            | -6                 |
| ریل سائیڈ رقبہ            | -7                 |
| کل رقبہ 1808 ایکڑ         |                    |
| کل رقبہ 1485 میل          |                    |
| کل رقبہ 294 ایضہ          | -252۔ ایضہ         |
| کل رقبہ 99 ایضہ           | - قائم جنگلات رقبہ |
| کل رقبہ 1200 میل          |                    |
| کل رقبہ 11546 ایکڑ        |                    |
| کل رقبہ 700 ایکڑ          |                    |
| باقی رقبہ دریائی میں ہے۔  |                    |
| کل رقبہ 6000 ایکڑ         |                    |

(ب) رواں مالی سال 2004-05 میں ضلع شیخونپورہ میں 50 ایکڑ رقبہ پر نئی شجر کاری کا پروگرام ہے۔ جنگلات لگانے کا کام بجٹ ملنے پر منحصر ہے اور بجٹ کے مطابق نئے جنگلات لگائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! 2004-05 میں ضلع شیخونپورہ میں 50۔ ایکڑ رقبہ پر نئی شجر کاری کا پروگرام بنایا گیا تھا 2007 ہے۔ تین سال گزر گئے ہیں لہذا میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ تین سال گزر جانے کے باوجود انہوں نے نئی شجر کاری کا جو پروگرام بنایا تھا اس کے تحت اب تک کتنے جنگلات لگائے گئے ہیں یا تین سال سے صرف پروگرام ہی چل رہا ہے؟

**جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!**

**وزیر جنگلات:** جناب والا! یہ 150 ایکڑ پر جنگلات لگانے کا پروگرام تھا اور وہ لگا دیا تھا۔ اس کے بعد عینو بھٹی جنگل جو 272 ایکڑ پر محیط ہے اس پر encroachment ہے جسے خالی کرو اکر جنگلات لگایا تھا اور اب وہاں تین سال کے پورے ہیں۔

**جناب سپیکر:** 50 ایکڑ پر درخت لگوادیئے گئے ہیں؟

**وزیر جنگلات:** جی، لگوادیئے گئے ہیں۔

**جناب سپیکر:** صدیقی صاحب! درخت لگ چکے ہیں۔ اگلا سوال سردار پرویز حسن نکی صاحب!

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** Oh his behalf سوال نمبر 6798۔

**جناب سپیکر:** اس کا جواب پڑھا ہو توصور کر لیا جائے؟

**ڈاکٹر سید وسیم اختر:** جی، اس کا جواب پڑھا ہو توصور کیا جائے۔

**صلع قصور، سالانہ شجر کاری، محکمہ کے طاف اور درج شکایات سے متعلق تفصیلات**

\* 6798: سردار پرویز حسن نکی: کیا وزیر جنگلات از راه نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلع قصور میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنی شجر کاری کس مقام پر کی گئی تھی، نیز اس شجر کاری پر کتنی رقم صرف کی گئی، سال وار تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) صلع قصور میں محکمہ جنگلات کے ماتحت کتنا عملہ کام کر رہا ہے اور کہاں کام کام کر رہا ہے، ان کی عمدہ وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں محکمہ کے کتنے افران / اہلکاران کے خلاف کتنی شکایات کی گئیں اور ان کے کیا نتائج برآمد ہوئے، تفصیلات ایوان میں پیش کی جائیں؟

**وزیر جنگلات:**

(الف) صلع قصور میں گزشتہ تین سالوں کے دوران کی گئی شجر کاری کی سال وار تفصیل بع

خرچہ حسب ذیل ہے۔

| سال     | مقام شجر کاری          | رقبہ         | خرچہ          |
|---------|------------------------|--------------|---------------|
| 2002-03 | چھانکا مانگلا پلٹ نیشن | 1329 ایکڑ    | 645000/- روپے |
|         | کوٹ راونہا کش روڈ      | 2 ایونیو میل | 22000/- روپے  |

|                           |                         |                              |
|---------------------------|-------------------------|------------------------------|
| 1790080/- روپے            | 519.66 ایکروں           | 2003-04 چھاگانگا پلا نیشنیشن |
| 2704200/- روپے            | 540.84 ایکروں           | 2004-05 چھاگانگا پلا نیشنیشن |
| 625000/- روپے             | 160 ایونیو میل          | تصور سب ڈین دیپا پور کینال   |
| 32.8 ایونیو کلو میٹر روپے | 1096144 ایونیو کلو میٹر | لاہور میٹان روڈ              |

(ب) ضلع قصور میں محکمہ جنگلات میں جو عملہ کام کر رہا ہے اور جگہ تعیناتی ہر ایک کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں محکمہ جنگلات کے عملہ کے خلاف جو شکایات دائر کی گئیں اور ان پر جو کارروائی ہوئی اس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! انہوں نے پانچ چھ مقامات کی نشاندہی کی ہے کہ یہاں سینکڑوں ایکڑا راضی پر جنگلات لگائے گئے ہیں اور اس کا خرچہ بھی کروڑوں روپے میں ہے۔ میرا یہ ضمنی سوال ہے کہ اس وقت کل کتنے درخت لگائے گئے تھے اور اب کتنے درخت باقی ہیں؟

جناب سپیکر: ابھی کتنے exist کرتے ہیں؟

ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! اس پر کروڑوں روپے کا خرچہ ہوتا ہے لہذا یہ بتائیں کہ ابھی کتنے درخت exist کرتے ہیں، ان کی مانیٹرنگ کا سسٹم ہوتا ہے لہذا یہ بتائیں کہ کتنے پودے لگائے گئے تھے اور ابھی کتنے exist کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: ان سالوں میں 1388 ایکڑ پر درخت لگائے گئے تھے۔ ہم نے parry کے ذریعے اس کی numeration and counting کی ہوئی ہے۔ اس حساب سے ہمارا survival rate 86 percent تھا۔ ہم نے فی ایکڑ 780 پودے لگائے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر: پلیز، ان کو بات کرنے دیں۔

وزیر جنگلات: ہم نے فی ایکڑ 780 پودے لگائے ہیں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! انہوں نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دے دیا ہے۔ یہاں ٹوٹل رقبہ لکھا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 780 پودے فی ایکڑ لگائے تھے جن میں سے 86 فیصد نے

کیا اور 14 فیصد waste ہوئے ہیں۔ اگلے سوال مرا عجز احمد اچلانہ صاحب! ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: On his behalf سوال نمبر 7793 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صلح یہ و مظفر گڑھ میں محکمہ جنگلات کے رقبہ اور جنگلات کی تفصیل

\* 7793: مرا عجز احمد اچلانہ: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلح یہ اور مظفر گڑھ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟

(ب) اس وقت ان اصلاح میں کتنے رقبہ پر جنگل ہے اور کتنا غالی پڑا ہے؟

(ج) مالی سال 2005-06 میں ان اصلاح میں کس کس جگہ حکومت جنگل (درخت) لگانے کا رادہ رکھتی ہے؟

وزیر جنگلات:

(الف) لیے ڈویشن

| جگہ / تفصیل | ریٹر رقبہ | کل رقبہ | نام پلاٹیشن   | نام پلاٹیشن |
|-------------|-----------|---------|---------------|-------------|
| تحصیل یہ    | 5431      | 10154   | ماچھو پلاٹیشن | -1          |
| تحصیل یہ    | 5043      | 10405   | عنایت پلاٹیشن | -2          |
| کروڑ        | 3206      | 5214    | راجن شاہ      | -3          |
| یہ / کروڑ   | 549       | 893     | شیلریٹ        | -4          |

مظفر گڑھ ڈویشن

صلح مظفر گڑھ میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 78906 ایکڑ ہے جن میں سے 55480 ایکڑ نسراً اور 23426 ایکڑ رقبہ دریائی جنگلات پر مشتمل ہے۔

(ب) لیے ڈویشن

| Blank    | Planted | نام پلاٹیشن | نام پلاٹیشن |
|----------|---------|-------------|-------------|
| 3500     | 1831    | ماچھو       | -1          |
| 4000     | 1043    | عنایت       | -2          |
| 2500     | 706     | راجن شاہ    | -3          |
| 344      | 206     | شیلریٹ      | -4          |
| کل میزان | 3885    | 10344       | اکٹھ        |

جنگل وار 18890 ایکڑ شجر کاری شدہ رقبہ اور 16007 ایکڑ خالی رقبہ جنگلات کی تفصیل  
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) لیہ ڈویشن

|    |                    |        |     |
|----|--------------------|--------|-----|
| 1- | ماچھوپلاٹنسیشن     | 57.00  | اکڑ |
| 2- | عنایت پلاٹنسیشن    | 91.00  | اکڑ |
| 3- | راجن شاہ پلاٹنسیشن | 30.00  | اکڑ |
|    | کل میران           | 178.00 | اکڑ |

### مظفر گڑھ ڈویشن

مسال 05-2006 میں ترقیاتی منصوبے کے تحت ضلع مظفر گڑھ میں حکومت درج ذیل جنگلات میں نئی شجر کاری کروانے کا رادہ رکھتی ہے:-

| نام جنگل          | سال 06-2005 میں رقبہ برائے شجر کاری | نام سب ڈویشن / رتبخ | غازی گھاٹ سب ڈویشن      |
|-------------------|-------------------------------------|---------------------|-------------------------|
| عیسین والا جنگل   | 400 ایکڑ                            | علی پور رتبخ        | علی پور رتبخ            |
| لتی جنگل          | 200 ایکڑ                            | گھری جنگل           | علی پور رتبخ            |
| کل میران          | 700 ایکڑ                            | گھاٹ جنگل           | غازی گھاٹ سب ڈویشن غازی |
| خانپور پلاٹنسیشن  | 56 ایکڑ                             | خانپور پلاٹنسیشن    | خانپور پلاٹنسیشن        |
| بیٹ میر ہزار خان  | 307.5 ایکڑ                          | جوتوی رتبخ          | جوتوی رتبخ              |
| بکانی جنگل        | 98.50 ایکڑ                          |                     |                         |
| چھیمنہ ملانہ جنگل | 245 ایکڑ                            |                     |                         |
| کل میران          | 1732 ایکڑ                           |                     |                         |

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: اس سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ حکومت یہ اور مظفر گڑھ میں کس کس جگہ پر جنگل لگانے کا رادہ رکھتی ہے۔ انہوں نے اس کے جواب میں تفصیل بیان کی ہے کہ مندرجہ ذیل جگنوں پر حکومت جنگل لگانے کا رادہ رکھتی ہے۔ یہ کوئی 10/12 جگنوں ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان میں سے کتنی جگنوں ایسی ہیں جہاں پر جنگل لگ چکا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جنگلات!

وزیر جنگلات: جناب والا! ام پھو، عنایت شاہ، راجن شاہ اور ساتھ جو بیلہ جات ہیں وہاں جنگل لگ چکا ہے۔

جناب سپیکر: لگ چکا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! جو نام وزیر موصوف بتارہے ہیں وہ تو اس لسٹ میں ہیں ہی نہیں۔ میں نے پوچھا ہے کہ آپ نے جو جواب میں لکھا ہے کہ مندرجہ ذیل جگہیں ہیں جہاں پر حکومت 2005-06 کے دوران جنگل لگانے کا رادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: منظر صاحب! آپ نے جواب میں جو جگہیں mention کی ہیں ان میں سے کتنی جگہوں پر جنگل لگ چکا ہے اور کتنا جگہوں پر باقی ہے؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جی، یہ بتادیں کہ کس کس جگہ پر جنگل لگ چکا ہے اور اگر کہیں نہیں لگا تو کوئی بات نہیں وہ بھی بتادیں۔

وزیر جنگلات: جناب والا! ان سمجھی میں جنگل لگا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: منظر صاحب کہتے ہیں کہ سب میں جنگل لگا ہوا ہے۔ جی، ڈاکٹر سید و سیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید و سیم اختر: جناب سپیکر! تحصیل یہ کے علاقے میں نہری پانی available نہیں ہے۔ میں ان سے یہ ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کے محکمے نے کوئی ایسا ریسرچ انسٹیوٹ بنایا ہوا ہے جو ریسرچ کرے کہ ایسا رقمہ جہاں پر نہری پانی موجود ہے ہوا اور plantation کا انحصار بارانی پر ہو۔ جیسے چولستان میں 64 لاکھ رقمہ بالکل barren ہے۔ محکمہ نے کوئی ایسا ادارہ یا ریسرچ انسٹیوٹ بنایا ہوا ہے جو اس طرح کے صحرائی علاقوں میں ابیچھے پودے جو وہاں پر لگ کر بار آور ہو سکیں بڑے ہو سکیں اس کے لئے کیا کوئی منصوبہ بندی کی ہے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے ایک تواریخی نیور سٹی اسلام آباد اور دوسرا بہاولپور یونیورسٹی نے بھی ایک ایرڈ پارٹمنٹ بنایا ہوا ہے اس کے ساتھ consult کر کے یہ سارا کام عمل میں لاتے ہیں۔

اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو کیٹ): جناب سپیکر! میرا ایک انتہائی اہم سوال 8900 ہے اس کو pending کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: صدیقی صاحب نے آپ کے behalf پر ---

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو کیٹ): جناب والا! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کر پشن کے متعلق میرا ایک انتہائی اہم سوال ہے یا تو اسے pending کر لیں یا پھر مجھے ابھی اس پر بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: جب الگی باری آئے گی تو اس سوال کو اس میں شامل کر لیا جائے گا۔ میں اس سوال کو pending کرتا ہوں۔

وزیر حفکلات: جناب والا! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

### نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گٹ والا، ضلع فیصل آباد، وائلڈ لائف پارک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

\*5591: ملک اصغر علی قیصر: کیا وزیر جنگلی حیات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گٹ والا ضلع فیصل آباد میں ایک وائلڈ لائف پارک بنانے کا منصوبہ ہے؟

(ب) یہ پارک کتنے رقبہ پر تعمیر کیا جا رہا ہے؟

(ج) اس پارک کی زمین کس ملکہ سے حاصل کی گئی ہے؟

(د) یہ پارک جن ملازمین کی نگرانی میں مکمل ہو رہا ہے ان کا نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ه) اس پارک کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب تک یہ منصوبہ مکمل ہونے کی امید ہے اور اس کے لئے مالی سال 2003-04 اور 2004-05 میں کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

(و) اس پارک کا موقعہ پر کتنا کام مکمل ہوا ہے اور کتنا باقی ہے؟

(ز) اس پارک میں عوام الناس کی تفریح کے لئے کون کون سی سوپلیاٹ ہوں گی؟

**وزیر جنگلی حیات:**

(الف) جی ہاں۔

(ب) وائلڈ لائف پارک گٹ والاتقریبًا 131 ایکڑ رقبہ پر تعمیر کیا جائے گا۔

(ج) مجوزہ زمین مکمل کے زیر کثروں فاریست لینڈ ہے اور کسی دوسرے مکمل سے حاصل نہ کی گئی ہے۔

(د) فی الحال منصوبے کی فزیبلٹی سٹڈی پر کام ہو رہا ہے اور منصوبے کی تکمیل کے لئے ابھی شفاف متعین نہ ہوا ہے۔

(ه) فزیبلٹی سٹڈی کی تکمیل اور پی سی دن سکیم کی منظوری کے بعد منصوبے پر رواں مالی سال میں کام شروع ہو جائے گا اور یہ منصوبہ انداز آٹیں سالوں میں مکمل ہو گا۔ مالی سال 2003-04 میں ایک ملین جبکہ سال 2004-05 میں منصوبے کے لئے دس ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

(و) مجوزہ منصوبے کے تحت ابھی تک موقع پر کام شروع نہ ہوا ہے۔

(ز) پارک ہذا میں عوام الناس کی تفریح کے لئے وائلڈ لائف سے متعلقہ سہولیات کے علاوہ بچوں کے جھولے، شپلے گراونڈ، جھیل، سرسبز لان اور دوسری ضروری سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

لاہور۔ مکملہ جنگلات کے رقبہ، ناجائز قابضین  
اور آمدن و خرچ کی تفصیل

\*7795: جناب سمیع اللہ خان: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

لاہور میں مکملہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے اس وقت کتنے رقبہ پر جنگل ہے، کتنا رقبہ خالی پڑا ہے اور کتنا رقبہ کن کن ناجائز قابضین کے پاس ہے نیز مکملہ جنگلات لاہور کی سال 2005 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر جنگلات:**

صلح لاہور، شیخوپورہ فارست ڈویژن کا کل رقبہ 12343 ایکڑ

**تفصیل جنگل درج ذیل ہے:-**

-1 جلوپارک فارست 456 ایکٹر

-2 شاہدرہ ریرو فارست 1615 ایکٹر

-3 عینوبھٹی فارست 272 ایکٹر

قائم جنگل و خالی رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

-1 جلوفارست پارک 456 ایکٹر قائم جنگل / پارک 456 ایکٹر خالی رقبہ ---

-2 شاہدرہ ریرو فارست 1615 ایکٹر قائم جنگل 399 ایکٹر

دریائی بیڈ 371 ایکٹر خالی رقبہ 45 ایکٹر

**نوت:** خالی رقبہ 45 ایکٹر پر شجر کاری کے لئے سیم تیار کی جا رہی ہے جو کہ منظوری کے مراحل میں ہے۔

-3 عینوبھٹی فارست 272 ایکٹر قائم جنگل 272 ایکٹر

صلح لاہور میں ملکہ جنگلات کا کوئی رقبہ ناجائز قبضیں کے قبضہ میں نہ ہے۔

نیز سال 2004-05 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

آمدن 05-2004 اخراجات 05-2004

-/- روپے 31,11,237/- روپے 63,22,008/-

**اوکاڑہ۔ ملکہ کی اراضی، جنگلات اور آمدن و خرچ کی تفصیل**

\*7917: میاں ماجد نواز: کیا وزیر جنگلات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صلح اوکاڑہ میں کتنے رقبہ پر جنگل کس جگہ ہے؟

(ب) اس صلح میں ملکہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے اور کس جگہ ہے؟

(ج) اس صلح کی ملکہ جنگلات کی سال 04-2003 اور 05-2004 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس صلح میں تعینات ملازمین کی ان سالوں کی تعدادوں اور ڈی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

**وزیر جنگلات:**

(الف) صلح اوکاڑہ میں اوکاڑہ فارست ڈویشن کے زیر کنٹرول مندرجہ ذیل رقبہ جات پر جنگلات موجود ہیں۔

کیمال سائید پلانشیشن روڈ سائید پلانشیشن ذخیرہ جات پلانشیشن سکشن 38 ایسا  
979 میل 126 میل 34 میل 7235 میل 56 ایکڑ

(ب) ضلع اوکاڑہ میں اوکاڑہ فارست ڈویژن کے زیر کنٹرول مندرجہ ذیل جنگلات کا رقبہ

مختلف جگہوں پر واقع ہے۔

| نام بڈویشن / رینج     | کیمال سائید پلانشیشن | روڈ سائید پلانشیشن | ذخیرہ جات پلانشیشن | ریل سائید پلانشیشن | سکشن 38 ایسا |
|-----------------------|----------------------|--------------------|--------------------|--------------------|--------------|
| اوکاڑہ فارست سب دویشن | ---                  | ---                | 22 میل             | 32 میل             | 180 میل      |
| خانوادہ رینج          | 56 ایکڑ              | ---                | ---                | 86 میل             | 605 میل      |
| (رکھ طلب سارو)        | ---                  | ---                | 12 میل             | 8 میل              | 194 میل      |
| رینال رینج            | ---                  | ---                | 7235 میل           | ---                | ---          |
| دیپلیورپلانشیشن       | 56 ایکڑ              | 7235 میل           | 34 میل             | 126 میل            | 979 میل      |
| میزان                 | ---                  | ---                | ---                | ---                | ---          |

(ج) اس ضلع کی محکمہ جنگلات اوکاڑہ فارست کی آمدن اور خرچ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

| سال       | آمدن       | خرچ     |
|-----------|------------|---------|
| 2932700/- | 10965283/- | 2003-04 |
| 4488200/- | 3408628/-  | 2004-05 |

(د) اس ضلع میں تعینات اوکاڑہ فارست ڈویژن کے ملازمین کی تباہوں اور ڈی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

| سال تباہوں کے اخراجات ڈی اے / ڈی اے کے اخراجات | سال تباہوں کے اخراجات ڈی اے / ڈی اے کے اخراجات |
|--|--|
| 310000/-                                       | 4820010/-                                      |
| 308800/-                                       | 4676465/-                                      |

وہاڑی۔ محکمہ کی اراضی، جنگلات اور آمدن و خرچ کی تفصیل

\* 7918: میاں ماجد نواز: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع وہاڑی میں کتنے رقبہ پر جنگل کس کس جگہ ہے؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے اور کس کس جگہ ہے کتنے رقبہ پر جنگل اور کتنے رقبہ پر خود روپوڈے ہیں؟

(ج) اس ضلع کی محکمہ جنگلات کے سال 2003-04 اور 2004-05 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل دی جائے؟

(د) اس ضلع میں تعینات ملازمین کی ان سالوں کی تباہوں اور ڈی اے / ڈی اے کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

## وزیر جنگلات:

(الف) ضلع وہاڑی میں کوئی Irrigated compact plantation جنگل نہ ہے تاہم وہاڑی سب ڈویشن اور بورے والا رتخت انمار و سڑکات پر مشتمل ہے۔

(ب) ضلع وہاڑی میں وہاڑی سب ڈویشن اور بورے والا رتخت کی انمار و سڑکات پر Linear plantation کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | سب ڈویشن رتخت | انمار (ایونیو میل) | سڑکات (کلو میٹر) | ریل (کلو میٹر) |
|-----------|---------------|--------------------|------------------|----------------|
| 22        | 240           | 767                |                  | 1              |
| ---       | 81            | 284                |                  | 2              |

(ج) ضلع وہاڑی میں وہاڑی سب ڈویشن اور بورے والا فارست رتخت کی آمدن اور خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | سب ڈویشن / رتخت      | آمدن           | سال     | خرچ پر درشت در تھاں |
|-----------|----------------------|----------------|---------|---------------------|
| -1        | وہاڑی سب فارست ڈویشن | -/-            | 2003-04 | 251367 روپے         |
| -2        | ایضہ                 | 16035577 روپے  | 2004-05 | 637106/- روپے       |
| -2        | ایضہ                 | 3725847/- روپے | 2003-04 | 124485/- روپے       |
| -2        | ایضہ                 | 6234264/- روپے | 2004-05 | 187911/- روپے       |

(د) ضلع وہاڑی میں وہاڑی سب فارست ڈویشن اور بورے والا فارست رتخت کی تجوہ اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ آنے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | سب ڈویشن / رتخت      | سال     | تجوہ           | ٹی اے        |
|-----------|----------------------|---------|----------------|--------------|
| -1        | وہاڑی سب فارست ڈویشن | 2003-04 | 1587887/- روپے | 54700/- روپے |
| -2        | ایضہ                 | 2004-05 | 1434617/- روپے | 31500/- روپے |
| -2        | ایضہ                 | 2003-04 | 673200/- روپے  | 31000/- روپے |
| -2        | ایضہ                 | 2004-05 | 597936/- روپے  | 13200/- روپے |

## لال سوہنرا نیشل پارک بہاولپور۔ بیٹھنے کے لئے بخچز کی تنصیب

\*8124: محترمہ پروین مسعود بھٹی: کیا وزیر جنگلات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لال سوہنرا پارک بہاولپور میں جماں کا لے ہر رکھے گئے ہیں، وہاں پر عوام کے بیٹھنے کی کوئی سولت نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اتنی خوبصورت جگہ پر جانے والوں کو بیٹھنے کی سولت نہ ہونے

کی وجہ سے وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس جگہ پر عوام کے بیٹھنے کے لئے benches فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

**وزیر جنگلات:**

(الف) لال سوہازا نیشنل پارک میں 25-RD اور 65-RD پر کالے ہرن و چنکارہ ہرن رکھے گئے ہیں، جبکہ 25-RD پر عوام کے بیٹھنے کی محدود سولت موجود ہے جبکہ 65-RD تک سیاح جاتے ہی نہیں ہیں کیونکہ لال سوہازا میں کالے ہرنوں کو کھلا رکھنے کی وجہ ہی ہرنوں کو قدرتی ماحول فراہم کرنا ہے۔

(ب) عوام جنگل میں کھلی فضا میں ہرنوں کو دیکھ کر مظہوظ ہوتی ہے اور عوام کو کوئی وقت کا سامنا نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ 25-RD پر کالے ہرنوں کے جنگل کے اندر عوام کے بیٹھنے کی محدود سولت موجود ہے۔ اس کے علاوہ اگر زیادہ پبلک کے بیٹھنے کے لئے جگہ بنائی گئی تو زیادہ رش ہونے کی وجہ سے جانور مبتاثر ہوں گے، اور شکاریوں کا visitors میں آنے کا خدشہ بڑھ جائے گا، جسے کنٹرول کرنا قیل ملازموں کے لئے ناممکن ہو جائے گا۔ لہذا بڑی تعداد میں جنگل کے اندر لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ بنانا درست نہ ہے۔ یہ جانوروں کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ عام سیاح جنگل کے باہر سے ہی ہرنوں کے قدرتی ماحول سے لطف اندوز ہوں۔

### لال سوہازا نیشنل پارک بہاؤ پور۔ تعینات ٹاف کی تفصیل

اور صفائی کا مسئلہ

\*8126: محترمہ پروین مسعود بھٹی: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لال سوہازا نیشنل پارک بہاؤ پور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس پارک میں کتنے ملازم میں تعینات ہیں، ان میں درجہ چہارم کے ملازم میں کی تعداد اور ناموں کی تفصیل دی جائے؟

(ج) اس پارک میں ملازم میں کی رہائش کے لئے کتنے کوارٹر ہیں اور یہ کس کس کمیگری کے

- لئے ہیں کتنے کوارٹر درجہ چمارم کے ملازمین کے لئے ہیں؟  
 (د) کیا یہ درست ہے کہ اس پارک میں صفائی کا ناقص انتظام ہے، جس کی وجہ سے تفریق گاہ میں لوگوں کو وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟  
 (ه) کیا حکومت اس پارک کی صفائی کی طرف خاص توجہ دیئے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجہات کیا ہیں؟

#### وزیر جنگلات:

- (الف) لال سوہان نیشنل پارک کل 162568 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔  
 (ب) لال سوہان نیشنل پارک میں کل 124 ملازمین کام کرتے ہیں، جن میں درجہ چمارم کے 40 ملازمین کام کرتے ہیں، جن کے ناموں کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

| نمبر شمار | نام ملازم       | عمده      |
|-----------|-----------------|-----------|
| -1        | محمد جاوید      | ڈرائیور   |
| -2        | غلام مرتعی      | گیم واچر  |
| -3        | جامع محمد قاسم  | گیم واچر  |
| -4        | سرور علی        | فشری واچر |
| -5        | خادم حسین       | نائب قاصد |
| -6        | منیر احمد       | نائب قاصد |
| -7        | غلام شبیر       | نائب قاصد |
| -8        | محمد نواز       | نائب قاصد |
| -9        | غلام نبی شاہ    | نائب قاصد |
| -10       | اللہ دتہ        | نائب قاصد |
| -11       | بشیر احمد       | نائب قاصد |
| -12       | غلام میراں اظہر | نائب قاصد |
| -13       | سلطان احمد      | چوکیدار   |
| -14       | سعید اختر       | چوکیدار   |
| -15       | اللہ و سایا     | چوکیدار   |
| -16       | ریاض احمد       | چوکیدار   |
| -17       | اللہ بخش        | چوکیدار   |
| -18       | عل شاہ          | چوکیدار   |

|                  |     |
|------------------|-----|
| نور محمد         | -19 |
| چوکیدار          |     |
| خادم حسین        | -20 |
| چوکیدار          |     |
| محمد اسماعیل تاج | -21 |
| چوکیدار          |     |
| عبدالحمدید       | -22 |
| مالی             | -23 |
| اللہچایا         |     |
| مالی             | -24 |
| ظہور حسین        |     |
| مالی             | -25 |
| رحیم بخش         |     |
| مالی             | -26 |
| محمد رمضان       |     |
| مالی             | -27 |
| میرن خان         |     |
| مالی             | -28 |
| محمد نواز        |     |
| مالی             | -29 |
| محمد رمضان       |     |
| کیمیل مین        | -30 |
| ریاض احمد        | -31 |
| کیمیل مین        |     |
| سعید احمد        | -32 |
| بیلدار           |     |
| محمد اجل         | -33 |
| بیلدار           |     |
| امام بخش         | -34 |
| بیلدار           |     |
| اللہچایا         | -35 |
| بیلدار           |     |
| نصیر احمد        | -36 |
| خاکروب           |     |
| بوتا مسیح        | -37 |
| خاکروب           |     |
| اشرف مسیح        | -38 |
| خاکروب           |     |
| نھما مسیح        | -39 |
| خاکروب           |     |
| پال مسیح         | -40 |

(ج) لال سوہاڑا نیشنل پارک میں کل 65 کوارٹر ہیں اور یہ کلاس II, III & IV کے ملازمین

کے لئے ہیں اور ان میں سے 7 کوارٹر درج چھارم کے لئے ہیں۔

(د) بالکل درست نہ ہے۔ پارک کو نمائیت خوبصورت اور لوگوں کی تفریح کا مرکز بنایا گیا ہے،

جہاں پر ملکی وغیر ملکی سیاح اس کو اپنی تفریح کا مرکز سمجھتے ہیں۔ لہذا صفائی کوئی مسئلہ نہ

ہے۔

(ه) حکومت پنجاب پارک کی صفائی کے لئے سالانہ بجٹ مختص کرتی ہے اور اس کی صفائی کی

طرف بھر پر توجہ دی جاتی ہے۔

### محکمہ جنگلات ضلع جھنگ سے متعلقہ تفصیلات

8232\*: سید حسن مر تقیٰ: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا ہے؟

(ب) کتنے رقبے پر جنگلات ہے اور کتنا رقبہ پر خود روپو دے ہیں؟

(ج) محکمہ جنگلات نے کون کون سے درخت لگائے ہوئے ہیں؟

(د) سال 05-2004 اور 06-2004 کے دورانِ محکمہ جنگلات ضلع جھنگ کی آمدن اور خرچ کی تفصیل دی جائے؟

### وزیر جنگلات:

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ جنگلات کے رتبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| ذخیرہ جات  | شہرات      | انمار    | ریل سائیڈ |
|------------|------------|----------|-----------|
| 16987 ایکڑ | 412.30 میل | 1103 میل | 86 میل    |

(ب) ضلع جھنگ میں ذخیرہ جات 10235 ایکڑ شہرات 205.80 میل انمار پر 676 میل اور ریل سائیڈ 15 میل پر جنگلات ہیں خالی رقبہ پر جس پر خود روپو دے پائے جاتے ہیں۔ ذخیرہ جات 1586 ایکڑ شہرات پر 108 میل، انمار 67 میل اور ریل سائیڈ 10 میل ہے۔

(ج) شیشم، کیکر، فراش و دیگر درخت لگائے ہیں۔

(د) سال 06-2004 آمدن اور خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| سال        | آمدن       | خرچہ    |
|------------|------------|---------|
| 21376786/- | 26172453/- | 2004-05 |
| 19806110/- | 29902298/- | 2005-06 |

### ضلع جھنگ 06-2004 شجر کاری سے متعلقہ تفصیلات

8233\*: سید حسن مر تقیٰ: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 05-2004 اور 06-2005 کے دورانِ محکمہ جنگلات ضلع جھنگ نے کس کس

جگہ شجر کاری کی، لگائے گئے درختوں کی تفصیل دی جائے؟

- (ب) ان سالوں کے دوران مکملہ ہڈانے اس ضلع میں شجر کاری ممکن کے تحت کون کون سے پودے کسانوں اور دیگر افراد کو مفت تقسیم کئے؟
- (ج) ان سالوں کے دوران اس ضلع میں مکملہ ہڈانے شجر کاری ممکن پر جور قم خرچ کی اس کی تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟
- (د) ان سالوں کے دوران مکملہ ہڈا کے افسران اور اہلکاران کی تینوا ہوں اور ٹی اے / ڈی اے اور گاڑیوں کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟

#### وزیر جنگلات:

(الف) مکملہ جنگلات نے جس جس جگہ شجر کاری کی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| سال     | ذخیرہ شوکٹ | بید من | چک نمبر/JB/178/ | فیدر ڈسٹری | چنیوٹ راجہ | قلم                    |
|---------|------------|--------|-----------------|------------|------------|------------------------|
| 2004-05 | 312        | 67     | 94.47           | 1          | 25         | شیش، کیکر، فراش و دیگر |
| 2005-06 | 370.10     | 482    | 370.10          | ---        | 25         | میل                    |

(ب) سال 05-2004 پاکستان آرمی (آزاد کشمیر رجمت) 20000 پودا جات مفت تقسیم کئے گئے سال 05-2005 میں کوئی پودا مفت نہ دیا گیا ہے۔

(ج) 2004-05 اور 2005-06 میں اس مدت میں کوئی خرچہ نہ ہوا ہے۔

(د) ان سالوں میں جو اخراجات کئے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

| سال     | افران اور اہلکاران کی تینوا | ٹی اے / ڈی اے | گاڑیوں کے اخراجات |
|---------|-----------------------------|---------------|-------------------|
| 2004-05 | 62985                       | 380000        | 84,72201          |
| 2005-06 | 31970                       | 250000        | 8220437           |

#### ضلع بھکر میں سرکاری جنگلات سے متعلقہ تفصیل

\*8531: جناب حفیظ اللہ خان۔ کیا وزیر جنگلات از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بھکر میں مکملہ جنگلات کا کل کتنا رقبہ ہے؟

(ب) یہ رقبہ ضلع میں کہاں کس تھصیل اور موضع دیہات میں واقع ہے؟

(ج) ضلع میں کل کتنے رقبے پر سرکاری جنگل لگایا گیا ہے؟

(د) بھکر جھنگ روڈ پر سڑک کے کنارے درخت کیوں نہیں لگائے گئے؟

## وزیر جنگلات:

(الف) ضلع بھکر میں محکمہ جنگلات کا درج ذیل رقبہ ہے:-

|   |    |
|---|----|
| صوبائی محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 10509.26             | -1 |
| صوبائی جنگلات میں انمار کا کل رقبہ 1044.28 کلو میٹر | -2 |
| صوبائی جنگلات میں سڑکات کا کل رقبہ 321.00 کلو میٹر  | -3 |
| ضلعی حکومت کے جنگلات کا رقبہ 5373.00 ایکڑ           | -4 |

(ب) یہ رقبہ ضلع بھکر میں تحصیل بھکر، دریا خان، کلور کوت اور منکیرہ میں واقع ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

## صوبائی محکمہ جنگلات

| تحصیل      | چک نمبر       | کل رقبہ (ایکڑ) | چک نمبر       | کل رقبہ (ایکڑ) |
|------------|---------------|----------------|---------------|----------------|
| بھکر       | 67/TDA        | 620.40         | 67-A/TDA      | 1055.00        |
|            | 68/TDA        | 385.00         | 68-A/TDA      | 1046.14        |
|            | 24/TDA        | 36.89          | 25/TDA        | 803.50         |
|            | 27/TDA        | 291.00         | 28/TDA        | 654.00         |
|            | 29/TDA        | 1287.46        | 31/TDA        | 693.70         |
|            | 32/TDA        | 1411.37        | بندہ باہو شاہ | 38.02          |
| رکھ ڈھانڈل |               | 489.22         |               |                |
| منکیرہ     |               |                |               |                |
| دریا خان   | کاجن نشیب کپہ | 28.01          | ---           | ---            |
| کلور کوت   | شیلریٹ        | 1615.54        | کلور کوت نشیب | 54.00          |

(ج) ضلع بھکر میں درج ذیل رقبہ پر جنگلات لگے ہیں۔

|      |  |                       |
|------|--|-----------------------|
| 1-   | صوبائی محکمہ جنگلات                              | کل رقبہ 10509.26 ایکڑ |
| ii-  | آباد رقبہ 7597.26 ایکڑ                           |                       |
| iii- | غیر آباد (بہب) 2912.00 ایکڑ                      |                       |
| i-   | کل رقبہ 5373.00 ایکڑ                             | ضلعی محکمہ جنگلات     |
| ii-  | آباد رقبہ 4428.00 ایکڑ                           |                       |
| iii- | غیر آباد رقبہ 945.00 ایکڑ                        |                       |
|      | صوبائی جنگلات میں انمار کا رقبہ 1044.28 کلو میٹر | 3-                    |
|      | آباد انمار 1024.28 کلو میٹر                      |                       |
|      | غیر آباد انمار 20.00 کلو میٹر                    |                       |

|                                 |                         |    |
|---------------------------------|-------------------------|----|
| صوبائی جنگلات میں سڑکات کا رقبہ | کل رقبہ 321.00 کلو میٹر | -4 |
| آباد سڑکات                      | 216.00 کلو میٹر         |    |
| Scattered trees                 | 105.00 کلو میٹر         |    |

یہ تمام جنگلات نہری آپاشی پر لگائے گئے ہیں۔ یہ تدرتی اور خود رونہ ہیں۔ ان کی زندگی کا انحصار نہری اور ٹیوب ویل کی آپاشی ہے۔  
 بھکر جھنگ روڈ پر سڑک کے کنارے پرانے درخت موجود ہیں اور سال 2002-03 میں 21 ایونیو میل سڑک پر درخت لگائے گئے ہیں۔

### صلع بھکر 2002 تا 2006۔ محکمہ جنگلات میں بھرتی کی تفصیل

\*8532: جناب حفیظ اللہ خان۔ کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ جنگلات صلع بھکر میں 2002 تا 2006 بھرتی ہونے والے اشخاص کے نام،

ڈو میائل اور عمدوں کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) محکمہ جنگلات صلع بھکر میں سال 2005-06 میں کل کتنی سرکاری لکڑی چوری ہوئی،

محکمہ نے کتنا جرمانہ وصول کیا؟

(ج) کتنے کیس زیر ساعت ہیں، کتنے سرکاری الہکار چوریوں میں ملوث تھے، انہیں کیا سزا ہوئی؟

### وزیر جنگلات:

(الف) سال 2002 تا 2006 درج ذیل ملازمین بھرتی ہوئے۔

| نمبر شمار | نام           | ڈو میائل | عمردہ      | تاریخ      |
|-----------|---------------|----------|------------|------------|
| 1-        | جاوید اختر    | بھکر     | فاریٹ گارڈ | 05-08-2003 |
|           |               |          | ایضہ       |            |
|           | عزیز اللہ خان | بھکر     | ایضہ       | -          |
|           | شفیق احمد     | بھکر     | ایضہ       | -          |
|           | عمران جاوید   | بھکر     | ایضہ       | -          |
|           | سجاد علی خان  | بھکر     | ایضہ       | -          |
|           | محمد اقبال    | بھکر     | ایضہ       | -          |
|           | غلام عباس     | بھکر     | خاکروہ     | ایضہ       |

(ب) محکمہ جنگلات صلع بھکر میں چوری کے کل 1006 کیسز ہوئے، جن میں سے 322

کیسز کا کل -/- 14,69,385 روپے جرمانہ وصول کیا اور رقم خزانہ سرکار میں جمع کرائی گئی۔

(ج) 684 کیسز کے چالان کمل کر کے عدالت میں ٹرائیل کے لئے بھیجے گئے، ضلع کے مختلف تھانوں میں 14 عدداں FIR ملزمان کے خلاف درج کرائی گئیں۔ سرکاری اہکاران نے ملzman کے خلاف معمانہ قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی۔ مندرجہ ذیل ملاز میں کو سرکاری لکڑی کی سنبھال اور حفاظت میں کوتایی / Inefficiency کی بناء پر سزا دی گئی۔

نام ملازم سزا

1۔ غلام جعفر فاریث ریکوری مبلغ -/- 176407

Stoppage of I Annual increment due on 01-12-2006

2۔ امان اللہ فاریث گارڈ ریکوری مبلغ -/- 176407

Stoppage of I Annual increment due on 01-12-2007

### شیخونپورہ، جنگلات کے رقبہ اور آمدن و خرچ کی تفصیل

\*8631: محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز ش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) شیخونپورہ میں مکملہ جنگلات نے کتنے ایکڑ پر کس کس جگہ جنگل لگایا ہو ہے؟
- (ب) ان جنگلوں کی 2004 سے آج تک آمدن اور اخراجات کی تفصیل بیان کی جائے؟
- (ج) ان جنگلات میں کس قسم کے درخت لگائے گئے؟

### وزیر جنگلات:

(الف) ضلع شیخونپورہ میں مکملہ جنگلات کے رقبہ کی تعداد و جگہ کا نام و درج ذیل ہے:-

| نام جنگل     | کل رقبہ   | رقبہ زیر جنگلات | رقبہ بیرون رقبہ | بنا بر رقبہ | کیفیت   |
|--------------|-----------|-----------------|-----------------|-------------|---|
| 1۔ سادھانوںی | 1378 ایکڑ | 78 ایکڑ         | X               | 300 ایکڑ    | تریقی تکمیل کے تحت شجر کاری کرنے کا منصوبہ ہے |
| فارست        | 359 ایکڑ  | 359 ایکڑ        | X               | XXX         |   |
| 2۔ کوروٹانہ  | 359 ایکڑ  | 359 ایکڑ        | X               | XXX         |   |
| فارست        | 3072 ایکڑ | 1922 ایکڑ       | X               | 550 ایکڑ    | 3۔ جھوک ریزو                                  |
| فارست        | 217 ایکڑ  | 100 ایکڑ        | X               | 117 ایکڑ    | 4۔ فیض پور                                    |
| فارست        |           |                 |                 |             | تریقی تکمیل کے تحت شجر کاری کرنے کا منصوبہ ہے |

|   |    |    |     |     |               |
|---|----|----|-----|-----|---------------|
| XXX   | 14 | 10 | 25  | 48  | 5۔ کلارند     |
|   |    |    |     |     | فارسٹ         |
| تریقیٰ عیم کے تحت شہر کاری<br>کرنے کا منصوبہ ہے | X  | x  | 652 | 652 | 6۔ بنی اگر    |
| XXX   | X  | x  | 186 | 186 | فارسٹ         |
|   |    |    |     |     | 7۔ چاہ منگولہ |
| XXX   | X  | X  | 103 | 103 | فارسٹ         |
|   |    |    |     |     | 8۔ درگئی      |
|   |    |    |     |     | فارسٹ         |

(ب) ان جنگلوں میں 2004 سے آج تک کوئی کٹائی درختان نہ ہوئی ہے جب کہ گھاس کا ناکافی کی نیلامی سے درج ذیل آمدن حاصل ہوئی و آخر احتجات درج ذیل ہیں:-

| سال | آمدن | اخراجات          |         |
|-----|------|------------------|---------|
|     |      | 10,24,374/- روپے | 2004-05 |
|     |      | 14,80,000/- روپے | 2005-06 |

(ج) ان جنگلات میں از قسم شہیش و کیکر کے درخت لگائے گئے ہیں۔

### صلح شیخونپورہ و دیگر شرروں میں محکمہ کے ریسٹ ہاؤسز، رقبہ اور آمدن و خرچ کی تفصیل

\* محترمہ صغیرہ اسلام: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صلح شیخونپورہ میں محکمہ جنگلات کے کتنے ریسٹ ہاؤسز ہیں؟

(ب) ان ریسٹ ہاؤسز کی سال 2003 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) محکمہ جنگلات کے بہاولپور، بہاولنگر، رحیم یار خان، ملتان، لوڈھراں اور خانیوال میں کس کس جگہ کتنے رقبے پر ریسٹ ہاؤس ہیں؟

(د) ان ریسٹ ہاؤسز کی ترکین و آرائش پر سال 2002 سے آج تک کتنے اخراجات کئے گئے؟

(ه) ان ریسٹ ہاؤسز کے سال 2002 سے آج تک کے یو ٹیلیٹی بلز کی مدد میں کتنے اخراجات کئے گئے؟

## وزیر جنگلات:

(الف) ضلع شیخوپورہ میں مکمل جنگلات کا کوئی ریسٹ ہاؤس نہ ہے۔

(ب) ضلع شیخوپورہ میں ریسٹ ہاؤس نہ ہونے کی وجہ سے سال 2003 سے کوئی آمدن اور نہ ہی کوئی خرچہ کیا گیا ہے۔

(ج) جنوبی زون ملتان میں درج ذیل اضلاع اور مقامات پر جنگلات کے ریسٹ ہاؤسز ہیں:-

| نام ضلع  | مقام      | رتبہ (ایکروں میں) |
|----------|-----------|-------------------|
| بہاولپور | RD-50     | 12 ایکڑ           |
| خانیوال  | پیر دوال  | 03 ایکڑ           |
| لودھراں  | میراں پور | 02 ایکڑ           |

(د) ریسٹ ہاؤسز پر سالانہ خرچہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

| رقم           | نام ضلع      | نام ریسٹ ہاؤس | سال               |
|---------------|--------------|---------------|-------------------|
| 115584/- روپے | ضلع بہاولپور | بہاولپور      | 2002-03           |
| 20158/- روپے  |              |               | 2003-04           |
| 67151/- روپے  |              |               | 2004-05           |
| 100450/- روپے |              |               | 2005-06           |
| 17244/- روپے  |              |               | 2006-07           |
|               | ضلع لودھراں  | میراں پور     | 2006-07 ۷ ۲۰۰۲-۰۳ |
| 66000/- روپے  | ضلع خانیوال  | پیر دوال      | 2006-07 ۷ ۲۰۰۲-۰۳ |

(ه) ریسٹ ہاؤسز پر سالانہ خرچہ کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

| رقم           | نام ضلع      | نام ریسٹ ہاؤس | سال               |
|---------------|--------------|---------------|-------------------|
| 128660/- روپے | ضلع بہاولپور | بہاولپور      | 2002-03           |
| 44116/- روپے  |              |               | 2003-04           |
| 110268/- روپے |              |               | 2004-05           |
| 108707/- روپے |              |               | 2005-06           |
| 31463/- روپے  |              |               | 2006-07           |
| ---           | ضلع لودھراں  | میراں پور     | 2006-07 ۷ ۲۰۰۲-۰۳ |
| 143500/- روپے | ضلع خانیوال  | پیر دوال      | 2006-07 ۷ ۲۰۰۲-۰۳ |

چھانگا مانگا کی آمدن اور لکڑی چوری سے متعلقہ تفصیلات

8928\*: رانا سر فراز احمد خان: کیا وزیر جنگلات از راه نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چھانگا مانگا جنگل سے گزشتہ دو سال میں کتنی مالیت کی آمدنی مختلف مدوں سے ہوئی مددوار تفصیل دی جائے؟

(ب) جنگلات سے لکڑی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ نے کون کون سے نئے اقدامات اٹھائے ہیں، کیا محکمہ چھانگا مانگا جنگل کے ارد گرد آئرن بائز جنگلہ لگانے کے لئے تیار ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں کتنی مالیت کی لکڑی چوری اور خورد بُرد کی گئی، تفصیل میا کی جائے؟

#### وزیر جنگلات:

(الف) چھانگا مانگا سے گزشتہ دو سال (2004-05، 2005-06، 2006-07) میں مختلف مدوں سے حسب ذیل آمدنی ہوئی۔

| نمبر شمار | میران  | حاصل شدہ آمدنی  |                 | نمبر             |
|-----------|--|-----------------|-----------------|------------------|
|           |  | 2005-06         | 2004-05         |                  |
| 1         | ٹبر  | 52597949/- روپے | 56400868/- روپے | 108998817/- روپے |
| 2         | بان  | 3595100/- روپے  | 3744255/- روپے  | 7339355/- روپے   |
| 3         | عوضانہ سرکار                                       | 1659707/- روپے  | 2610159/- روپے  | 4269866/- روپے   |
| 4         | چھاپے، مٹھیاں، شہر، کاناکاہنی، گھاس وغیرہ اور دیگر | 13216516/- روپے | 10357381/- روپے | 23573897/- روپے  |

میران 68210137/- روپے 75971798/- روپے 144181935/- روپے

(ب) جنگلات سے لکڑی چوری کی روک تھام کے لئے محکمہ نے چھاپے مار پارٹیاں تشکیل دی ہیں، جس کی وجہ سے لکڑی چوری کی کافی حد تک روک تھام ہو گئی ہے، چھانگا مانگا کے ارد گرد آئرن بائز جنگلہ لگانے پر تقریباً 20 سے 25 کروڑ روپے خرچ آئیں گے کیونکہ چھانگا مانگا جنگل کا محیط 37 کلومیٹر ہے، حکومت پنجاب اگر مطلوبہ فنڈ میا کر دے تو محکمہ بائز لگانے کے لئے تیار ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں میں جنگل چھانگا مانگا میں کوئی لکڑی خورد برد نہ ہوئی ہے البتہ لکڑی

چوری کے جو واقعات ہوئے ان کی فوری کارروائی کی گئی جو کہ زیادہ تر عوضانہ سرکار وصول کرنے پر بنی ہے، تفصیل درج ذیل ہے:-

| سال     | بایت چوری شدہ لکڑی | وصول شدہ عوضانہ |
|---------|--------------------|-----------------|
| 2003-04 | 753267/- روپے      | 753267/- روپے   |
| 2004-05 | 958435/- روپے      | 958435/- روپے   |
| 2005-06 | 1829399/- روپے     | 1829399/- روپے  |

### عرصہ 2003-05 چھانگا مانگا پارک کی آمدنی و خرچ اور دیگر تفصیلات

8967\*: محترمہ طاعت یعقوب: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چھانگا مانگا پارک سے سال 2003-04 اور 2004-05 میں کل کتنی آمدنی اور اخراجات آئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی طرف سے جنگل میں معین سرکاری عملہ کی ملی بھگت سے ترقیاتی فنڈز ضائع ہو رہے ہیں اور بڑی تعداد میں لکڑی چوری کر کے فروخت کر دی جاتی ہے؟

(ج) کیا مذکورہ عرصہ کے دوران لکڑی چوری اور جرمانہ کی شکل میں کوئی رقم وصول کی گئی ہے اگر ہاں تو کیا اور نہیں تو اس کی کیا وجہات ہیں؟

### وزیر جنگلات:

(الف) چھانگا مانگا پلانٹیشن میں پارک 138 ایکٹ پر بنایا گیا ہے اور گزشتہ دو سال سے 2003-04، 2004-05 میں حسب ذیل آمدی ہوئی ہے۔

| نمبر شمار | سال     | آمدنی          | اخراجات        |
|-----------|---------|----------------|----------------|
|           | 2003-04 | 449188/- روپے  | 1185182/- روپے |
|           | 2004-05 | 1898170/- روپے | 1317584/- روپے |

(ب) یہ بات درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی طرف سے جنگل میں معین عملہ کی ملی بھگت سے ترقیاتی فنڈز ضائع ہو رہے ہیں اور نہ ہی لکڑی چوری کر کے فروخت کی جاتی ہے، ترقیاتی کام تسلی بخش ہیں اور لکڑی چوری کے خلاف باقاعدہ م Mum چلانی جاری ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران لکڑی چوری کے ملزمان کے خلاف فارست ایکٹ 1927 کے تحت نقصان جنگل کی پورٹ ہائے جاری کی گئی ہیں، ان سے عوضانہ سرکار وصول کیا گیا

ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

| نمبر شمار | سال     | رقم عوضانہ سرکاری وصول شدہ |
|-----------|---------|----------------------------|
| 753267/-  | 2003-04 | -1                         |
| 958435/-  | 2004-05 | -2                         |

### بیل دریائے چناب سے درختوں کی چوری Alexandra

\* 9000 روپے چودھری اعجاز احمد سماں کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمانیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے چناب کے کنارے Alexandra Bridge کے ساتھ لگئے ہوئے 417 درخت چوری ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پل چناب پر تحصیل وزیر آباد کی جانب مستقل چوکی حفاظتی پولیس قائم ہے، اس علاقہ میں مکملہ جنگلات کا عملہ ہر وقت مستقل طور پر موجود رہتا ہے؟

(ج) اگر جنہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو درخت کاٹنے والے افراد اور مکملہ کے متعلقہ عملہ کے خلاف کیا کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے؟

### وزیر جنگلات:

(الف) جی، یہ درست نہیں ہے کیونکہ Alexandra Bridge کے ساتھ دریائے چناب کے جنوبی کنارے پر، تقریباً 1 1/2 کلو میٹر لمبائی (Spur) ہے جو کہ وفاقی حکومت کے زیر انتظام مکملہ ریلوے کی ملکیت میں ہے۔ وفاقی وزارت ریلوے اس ضمن میں بہتر طور پر آگاہ کر سکتے ہیں کیونکہ دوران ماہ مارچ / اپریل 2006 میں مکملہ ریلوے وزیر آباد نے مذکورہ بند پر سے درختان نیلام کئے تھے جو کہ ماه اکتوبر سال 2006 میں کاٹے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں مکملہ جنگلات حکومت پنجاب کے زیر قبضہ رقبہ میں کسی قسم کا نقصان نہ ہوا ہے۔

(ب) درست ہے کہ پل چناب پر تحصیل وزیر آباد کی جانب مستقل پولیس حفاظتی چوکی قائم ہے جو کہ ضلع گجرات کے زیر انتظام ہے۔ مکملہ جنگلات گوجرانوالہ کا عملہ وزیر آباد میں ہر وقت حاضر رہتا ہے اور سرکاری امور نمائیت ہی دینہنداری سے سرانجام دے رہا ہے۔

(ج) چوکنہ مکملہ جنگلات حکومت پنجاب کی حدود سے درخت نہ کاٹے گئے ہیں لہذا مکملہ کے عملہ کے خلاف کارروائی کا جواز نہ ہے۔

### لال سوہا نیشنل پارک بہاولپور ایڈمنسٹریٹر کی پوسٹ اور عملہ سے متعلق تفصیل

\*9024: ڈاکٹر سید و سیدم اختر: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ایڈمنسٹریٹر لال سوہا نیشنل پارک بہاولپور کی پوسٹ کب sanction ہوئی، اس دفتر کے ساف کی sanctioned strength کتنی ہے اور effective strength کتنی ہے اور کتنا عملہ sanctioned strength سے زائد کام کر رہا ہے اور کس قانون کے تحت؟

(ب) بہاولپور فارست ڈویژن، رحیم یار خان فارست ڈویژن، بہاولنگر فارست ڈویژن اور لال سوہا نیشنل پارک ایڈمنسٹریٹ آفس میں وزیر اعلیٰ کے تباہ لوں کے حکم پر پابندی کے باوجود attach کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کتنے آرڈر کئے گئے ان کی نقلیں بھی ایوان میں پیش کریں؟

### وزیر جنگلات:

(الف) ایڈمنسٹریٹر لال سوہا نیشنل پارک کی پوسٹ 01-07-1976 سے منظور ہوئی، اس پوسٹ کی منظوری S.N.E Forest 10-Bud/B-II-174/5991 نمبر 1977-04-20 کو ہوئی، اس کے بعد B&A/Bud/B-II-174/5991 نمبر 1977-07-17 کو ہوئی درج بالا حکم کے تحت درج ذیل ساف دفتر ایڈمنسٹریٹر لال سوہا نیشنل پارک منظور ہوا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار         | نام اسائی         | اسامیاں | تعداد منظور شدہ | تعداد موجود | فرق | کیفیت                    |
|-------------------|-------------------|---------|-----------------|-------------|-----|--------------------------|
| -                 | -                 | 1       | 1               | 1           | -   | ایڈمنسٹریٹر/ ناظم جنگلات |
| -                 | -                 | 1       | 1               | 1           | -   | مختتم جنگلات             |
| -                 | -                 | 2       | 2               | 2           | -   | سینئر تنخواست آفیسر      |
| -                 | -                 | 1       | 1               | 1           | -   | اسٹنٹ گیم وارڈ ان        |
| ایک پوسٹ خالی ہے۔ | ایک پوسٹ خالی ہے۔ | 1       | -               | 1           | -   | گیم انپکٹر               |
| -                 | -                 | 3       | 3               | 3           | -   | فارسٹر                   |
| -                 | -                 | 6       | 6               | 6           | -   | فارست گارڈ               |
| ایک پوسٹ خالی ہے۔ | ایک پوسٹ خالی ہے۔ | 1       | 2               | 3           | -   | گیم واچر                 |
| ایک پوسٹ خالی ہے۔ | ایک پوسٹ خالی ہے۔ | 1       | 1               | 2           | -   | فشری واچر                |

|                   |   |    |    |             |     |
|-------------------|---|----|----|-------------|-----|
| -                 | - | 1  | 1  | اسٹٹٹ       | -10 |
| -                 | - | 1  | 1  | سینئر کلرک  | -11 |
| -                 | - | 2  | 2  | جو نئے کلرک | -12 |
| -                 | - | 1  | 1  | شینو گرافر  | -13 |
| -                 | - | 1  | 1  | شینو ناپٹ   | -14 |
| -                 | - | 6  | 6  | ناٹ قاسم    | -15 |
| -                 | - | 6  | 6  | چوکیدار     | -16 |
| تین پوسٹ خالی ہے۔ | 3 | 10 | 13 | مالی        | -17 |
| ایک پوسٹ خالی ہے۔ | 1 | 1  | 2  | ڈرائیور     | -18 |
| -                 | - | 4  | 4  | کمیل مین    | -19 |
| -                 | - | 4  | 4  | سوپریور     | -20 |
| -                 | - | 1  | 1  | بیلدار      | -21 |

درج بالا تفصیل سے ظاہر ہے کہ Sanctioned Strength سے زائد کوئی ملازم کام  
نہ کر رہا ہے۔

(ب) وزیر اعلیٰ کے تباولوں کے پابندی کے حکم پر پوری طرح عملدر آمد کیا گیا ہے اور ہور ہا ہے،  
لال سوہا نزیشل پارک کار قبہ اکٹھا ایک جگہ ہے، بہاول پور فارست ڈویژن، بھاول نگر  
فارست ڈویژن، رحیم یار خان فارست ڈویژن اور لال سوہا نزیشل پارک فارست  
ڈویژن کے دفاتر میں attached کا لفظ استعمال کرتے ہوئے کوئی تبادلہ نہ کیا گیا ہے۔

### گزشتہ دو سالوں کے دوران بہاول پور / رحیم یار خان میں درخت چوری و غبن کے کیسرز کی تفصیل

9026\*: ڈاکٹر سید و سیم اختر: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان فارست ڈویژن میں گزشتہ دو سال میں نقصان درختان اور غبن کے سلسلہ  
میں انٹی کرپشن اور پولیس میں کتنی FIRs برخلاف گزٹیڈ آفیسرز اور نان گزٹیڈ  
آفیسرز درج ہوئیں ہر کیس کا نمبر، تاریخ اور نقصان کی مالیت بیان کریں نیزاں عرصہ  
میں بہاول پور ڈویژن کے سرکل آفیسر کون تھے اور رحیم یار خان فارست ڈویژن  
کے کون تھے، نیزاب تک ہونے والی محملانہ کارروائی کی تفصیل اور نتائج سے  
بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مندرجہ بالا عرصہ میں رحیم یار خان ڈویشن کا نمبر یشن ریکارڈ تبدیل کیا گیا اور اگر کیا گیا تو مکمل نے کیا کارروائی کی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈاکٹر جہانگیر غوری کنزرویر آف فارسٹ اس سلسہ میں انکوارری پر آئے تو شکایت کندہ کواغواہ کروالیا گیا اور مارلینٹا گیا جس پر ڈاکٹر جہانگیر غوری صاحب نے متعلقہ تھانے میں اس امر کا کیس درج کر دانے کی تحریک کی؟

(د) کیا ڈاکٹر جہانگیر غوری (انکوارری آفیسر) نے رحیم یار خان فارسٹ ڈویشن میں نقصان درختان اور نمبر یشن ریکارڈ کی تبدیلی کے حوالہ سے رپورٹ تیار کی، اس رپورٹ میں کل کتنی مالیت کا نقصان بیان کیا گیا، اس رپورٹ کو ایوان میں پیش کیا جائے اور مکمل نے اس رپورٹ پر جو کارروائی کی اس کی تفصیل بھی بیان کی جائے؟

#### وزیر جنگلات:

(الف) رحیم یار خان فارسٹ ڈویشن میں گزشتہ دو سال میں نقصان درختان کے بارے میں صرف ایک F.I.R. درج ہونے سے پہلے ہی ملزمان کے خلاف کارروائی کرتے شیدول کے مطابق جرمانہ و عوضانہ وصول کیا ہوا تھا، F.I.R. کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| ایف آئی آر نمبر   | مورخ             | نام لازمین جن کے خلاف | مالیت نقصان درختان  | موجود صورت حال  |
|---|------------------|-----------------------|---|---|
| ایف آئی آر درج ہوئی   |                  |                       |   |   |
| 1- محمد اکرم فارسٹ<br>کیس عدالت جناب<br>پیش نجائزی<br>کر پیش بہاؤ پور<br>زیر ساعت ہے۔ | 26/2005 02-02-05 | Rs. 96450/-           | کیس عدالت جناب<br>پیش نجائزی<br>کر پیش بہاؤ پور<br>زیر ساعت ہے۔ | 1- محمد اکرم فارسٹ<br>کیس عدالت جناب<br>پیش نجائزی<br>کر پیش بہاؤ پور<br>زیر ساعت ہے۔ |

2- محمد نواز فارسٹ گارڈ

3- محمد جہانگیر ٹھیکیار

4- محمد اشرف ٹھیکیار

اس وقت بہاؤ پور سر کل میں ناظم جنگلات طارق محمود صاحب اور O.F.D میاں محمد سلیم انور صاحب تھے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ مکمل کے پانے نمبر یشن ریکارڈ میں اگر کسی الہکار نے ریکارڈ میں Tempering تبدیلی کی ہے تو مکمل نے اس کے خلاف کارروائی کی ہے جبکہ اب مکمل کی ہدایت کے مطابق صوبہ بھر میں نیا اور صحیح ریکارڈ مرتب ہو کر کمپیوٹرائزڈ ہو رہا ہے۔

(ج) ڈاکٹر جماعتی غوری صاحب کنز و بیٹر آف فارست انکوائری پر آئے تھے اور انہوں نے انکوائری کی تھی، دوسرے وقعہ کا کوئی ریکارڈ نہ ملا ہے۔

(د) انکوائری آفسر کی روپورٹ (اطور ضمیمہ 1 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) میں موجود نقصان کی بنیاد پر تفصیلی جواب بذریعہ مضمون جنگلات رحیم یار خان مراسلہ مورخہ 29-03-2006 (اطور ضمیمہ-II ایوان کی میز پر کھ دیا گیا ہے) اور دفتر ہذا مراسلہ نمبر 2531/AE 01-04-2006 (اطور ضمیمہ-III ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) پسلے ہی ارسال کیا جا چکا ہے، تاہم ذمہ دار اہلکاران کے خلاف مردوجہ قوانین کے تحت کارروائی ہو رہی ہے۔

### محکمہ کی چراغا ہوں کی بہتری اور مختص فندز کی تفصیل

\*9032: حاجی محمد اعجاز: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شہ بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے صوبہ میں واقع محکمہ جنگلات کی چراغا ہوں کی بھائی اور بہتری پر پونے آٹھ کروڑ روپے خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے؟

(ب) یہ چراغا ہیں کس کس جگہ کتنے کتنے رقبہ پر واقع ہیں؟

(ج) ہر چراغا کی بھائی اور بہتری پر علیحدہ علیحدہ کتنی رقم خرچ کی جائے گی؟

### وزیر جنگلات:

(الف) ہاں یہ درست ہے۔

| (ب) نمبر شمار | چراغا ڈویشن         | رقبہ              |
|---------------|---------------------|-------------------|
| -1            | چراغا ڈویشن بساوپور | 63,05,654 ایکٹر   |
| -2            | ایضہ بکر            | 1,57,839 ایکٹر    |
| -3            | ایضہ ڈیرہ غازی خان  | 59,704.7 ایکٹر    |
| -4            | ایضہ چکوال          | 1,01,998 ایکٹر    |
| کل رقبہ       |                     | 66,25,195.7 ایکٹر |

| (ج) نمبر شمار | چراغا ڈویشن       | اخراجات            |
|---------------|-------------------|--------------------|
| -1            | چراغا ڈویشن چکوال | 1,25,54,500/- روپے |
| -2            | ایضہ بکر          | 1,26,76,000/- روپے |
| -3            | ایضہ ڈی جی خان    | 2,00,09,840/- روپے |

|                     |                    |
|---------------------|--------------------|
| - ایضلے بہاولپور    | 90,73,200/- روپے   |
| ٹوٹل                | 5,43,13,540/- روپے |
| انتظامی امور کا خپہ | 2,31,85,350/- روپے |
| کل میران            | 7,74,98,890/- روپے |

### تھل میں واقع محکمہ جنگلات کی چراغاں ہوں سے متعلقہ تفصیل

\*9032-A: حاجی محمد ابیاز: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تھل میں محکمہ جنگلات کا کل رقمہ کتنا ہے۔

(ب) کتنا رقمہ چراغاں کے لئے منصوب ہے؟

(ج) چراغاں کا کس کس جگہ کتنا کتنا رقمہ ہے؟

(د) ان چراغاں میں کس کس قسم کے درخت ہیں؟

### وزیر جنگلات:

(الف) تھل میں محکمہ جنگلات کا کل رقمہ 184248 ایکڑ ہے۔

(ب) 157839 ایکڑ رقمہ چراغاں کے لئے منصوب ہے۔

(ج)

| نمبر شمار | نام رکھ چراغاں | رقمہ         |
|-----------|----------------|--------------|
| 1         | رکھڈ کر کوٹی   | 8070 ایکڑ    |
| 2         | بایا ہندالال   | 10223 ایکڑ   |
| 3         | چھکن           | 6849 ایکڑ    |
| 4         | گوہر والا      | 24242 ایکڑ   |
| 5         | کارلو والا     | 16617 ایکڑ   |
| 6         | کھیوبارا       | 12431 ایکڑ   |
| 7         | چبڑاہ          | 16,926 ایکڑ  |
| 8         | خیریو والا     | 30,834 ایکڑ  |
| 9         | شیر گڑھ        | 31,647 ایکڑ  |
|           | کل رقمہ        | 157,839 ایکڑ |

(د) جنڈ، فراش، بیر، مسکٹ، پھلاہی

### راولپنڈی۔ محکمہ جنگلات کے ریسٹ ہاؤس سر سے متعلقہ تفصیل

9186\*: شیخ تنور احمد: کیا وزیر جنگلات از راہ نواز شہیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کے ریسٹ ہاؤس سر کے نام اور رتبہ کی تفصیل دی جائے ان

ریسٹ ہاؤس سر کی الٹنٹ کون، کن کن افراد کو کر سکتا ہے؟

(ب) ہر ریسٹ ہاؤس کتنے کروڑ پر مشتمل ہے ان ریسٹ ہاؤس سر کی آمدن اور خرچ سال 2005-06 کی تفصیل دی جائے؟

(ج) ان ریسٹ ہاؤس میں یکم جنوری 2006 سے آج تک ٹھسٹ نے والے افراد کے نام، عمدہ، گرید اور کتنے عرصہ تک قیام کیا؟

(د) ان افراد سے ریسٹ ہاؤس کا کرایہ کس حساب سے وصول کیا گیا؟

(ه) کتنے افراد سے کتنا کرایہ وصول کرنا ہے ان کے نام، عمدہ، گرید اور کرایہ کی تفصیل دی جائے؟

(و) ان ریسٹ ہاؤس سر کی دیکھ بھال کے لئے تعینات ملازمین کے نام، عمدہ اور گرید کی تفصیل دی جائے؟

### وزیر جنگلات:

(الف) راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کے ریسٹ ہاؤس سر کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

| رتبہ | نام ریسٹ ہاؤس              | نمبر شمار    |
|------|----------------------------|--------------|
| -1   | گھوڑا گلی ریسٹ ہاؤس        | 3143 مرلع فٹ |
| -2   | بن ریسٹ ہاؤس               | 1728 مرلع فٹ |
| -3   | داتا گنج بخش روڈ (زسری ہٹ) | 5058 مرلع فٹ |
| -4   | دونی                       | 3224 مرلع فٹ |
| -5   | زد                         | 2938 مرلع فٹ |
| -6   | کرور                       | 2269 مرلع فٹ |
| -7   | لستراڑ                     | 2553 مرلع فٹ |
| -8   | راج گڑھ                    | 1557 مرلع فٹ |
| -9   | کیرل                       | 1552 مرلع فٹ |
| -10  | پنجاڑ                      | 1952 مرلع فٹ |

|      |         |     |         |
|------|---------|-----|---------|
| 1620 | مرجع فٹ | -11 | دان گلی |
| 1860 | مرجع فٹ | -12 | سالگرہ  |
| 1260 | مرجع فٹ | -13 | گھون    |

ریسٹ ہاؤسنر نمبر شمار ایک اور دو کی الامنٹ جناب معتمد صاحب جنگلات، ماہی پروری اور جنگلی حیات گور نمنٹ آف پنجاب کرتے ہیں جبکہ ریسٹ ہاؤس نمبر شمار تین کی الامنٹ جناب معمتم جنگلات حلقہ جنوبی ڈویشن راولپنڈی اور نمبر شمار چارتا تیرہ کی الامنٹ جناب معمتم جنگلات حلقہ شمالی ڈویشن راولپنڈی کرتے ہیں نیز کسی بھی سرکاری آفسیر یا پرائیویٹ شخص کو الامنٹ ہو سکتی ہے۔

(ب) ان ریسٹ ہاؤسنر کے کمرہ جات اور آمدن و خرچ سال 2005-06 کی تفصیل درج ذیل ہے:-

| نمبر شمار | نام ریسٹ ہاؤس              | آمدن  | خرچ   | تعداد کمرہ جات |
|-----------|----------------------------|-------|-------|----------------|
| -1        | گھوڑا گلی ریسٹ ہاؤس        | 27200 | 5000  | 4              |
| -2        | بن ریسٹ ہاؤس               | -     | 7400  | 2              |
| -3        | داتا گنج بخش روڈ (زسری ہٹ) | 13000 | 30650 | 3              |
| -4        | دونوں                      | 3800  | -     | 2              |
| -5        | نڑ                         | -     | -     | 2              |
| -6        | کرور                       | 4800  | 20000 | 2              |
| -7        | لستراڑ                     | -     | -     | 2              |
| -8        | راج گڑھ                    | -     | -     | 2              |
| -9        | کیرل                       | -     | -     | 2              |
| -10       | پنجاڑ                      | -     | -     | 2              |
| -11       | دان گلی                    | -     | -     | 1              |
| -12       | سالگرہ                     | -     | -     | 2              |
| -13       | گھون                       | -     | -     | 1              |

(ج) ریسٹ ہاؤسنر میں کم جنوری 2006 سے آج تک ٹھہر نے والے افراد کی تعداد درج ذیل ہے، جبکہ افراد کی تفصیل کے لئے برائے ملاحظہ ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

| ریسٹ ہاؤس میں ٹھہر نے والے افراد کی تعداد | نام ریسٹ ہاؤس              | نمبر شمار |
|---|----------------------------|-----------|
| 30  | گھوڑا گلی ریسٹ ہاؤس        | -1        |
| 04  | بن ریسٹ ہاؤس               | -2        |
| 44  | داتا گنج بخش روڈ (زسری ہٹ) | -3        |
| 06  | دونوں                      | -4        |
| -   | نڑ                         | -5        |
| 02  | کروں                       | -6        |
| -   | لہڑاڑ                      | -7        |
| -   | راج گڑھ                    | -8        |
| -   | کیرل                       | -9        |
| -   | پنجاڑ                      | -10       |
| -   | دان گلی                    | -11       |
| -   | سالگرہ ان                  | -12       |
| -   | گھون                       | -13       |

(د) ریسٹ ہاؤس میں رہائش پذیر افراد سے مندرجہ ذیل شرح کے حساب سے کرایہ وصول کیا جاتا ہے:-

| موسم گرما                   | موسم سرما                   |                            |
|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|
| -/-100 روپیہ فی کمرہ روزانہ | -/-200 روپیہ فی کمرہ روزانہ | 1۔ مکھم جنگلات کے افسران   |
| -/-200 روپیہ فی کمرہ روزانہ | -/-400 روپیہ فی کمرہ روزانہ | 2۔ دیگر مکھم جات کے افسران |
| -/-400 روپیہ فی کمرہ روزانہ | -/-800 روپیہ فی کمرہ روزانہ | 3۔ پرائیوریٹ افراد         |

(ه) ریسٹ ہاؤس میں ٹھہر نے والے تمام افراد سے مروجه شرح سے کرایہ وصول کیا گیا ہے اور کسی کے ذمہ کوئی رقم بتایا نہ ہے۔

(و) ریسٹ ہاؤس کی دیکھ بھال کے لئے تعینات ملازم میں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

| نمبر شمار | نام ریسٹ ہاؤس              | نام ملازم مع عدد و گرید         |
|-----------|----------------------------|---------------------------------|
| 1         | گھوڑا گلی ریسٹ ہاؤس        | شوکت محمود چوکیدار، گرید نمبر 1 |
| 2         | بن ریسٹ ہاؤس               | محمد خلیل چوکیدار گرید نمبر 1   |
| 3         | داتا گنج بخش روڈ (زسری ہٹ) | محمد شبیر حافظ جنگل گرید نمبر 5 |
| 4         | دونوں                      | محمود احمد چوکیدار گرید نمبر 1  |
| 5         | نڑ                         | محمد رمضان چوکیدار گرید نمبر 1  |

|                                 |         |     |
|---------------------------------|---------|-----|
| بُشیر احمد چوکیدار گریڈ نمبر 1  | کرور    | -6  |
| ضیافت محمود چوکیدار گریڈ نمبر 1 | لترار   | -7  |
| -                               | راج گڑھ | -8  |
| شیراکٹ چوکیدار گریڈ نمبر 1      | کیرل    | -9  |
| محمد جبیل چوکیدار گریڈ نمبر 1   | پنجاڑ   | -10 |
| -                               | دان گلی | -11 |
| نثار احمد چوکیدار گریڈ نمبر 1   | سالگراں | -12 |
| محتیار حسین چوکیدار گریڈ نمبر 1 | گونوں   | -13 |

جناب ارشد محمود بگو: ہم پاہنچ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

### پاہنچ آف آرڈر

صلح کو نسل سیالکوٹ کے اجلاس میں ضلعی ناظم کے ایماء

پڑی سی اوکی تصحیک

جناب ارشد محمود بگو: جناب والا! ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف جناب کی وساطت سے وزیر بلدیات کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ سیالکوٹ میں تین مارچ کو ڈسٹرکٹ ضلع کو نسل کا اجلاس تھا اور وہاں پر جو ڈی سی او تھے وہ بطور سیکرٹری اس اجلاس کو preside کر رہے تھے۔ ہوا یہ کہ وہاں پر ضلعی ناظم نے جو یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری وزیر اعلیٰ پنجاب سے رشتہداری بھی ہے وہاں پر دوناظم ایسے تھے جنہوں نے شراب بھی پی رکھی تھی وہ باقاعدہ ڈی سی او کے لئے پڑے اور ڈی سی او کو گالیاں بھی دیں اور پورے سیالکوٹ میں ایسا ماحول بنا کہ جیسے وہاں پر اندر کی پھیل گئی ہو۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر بلدیات سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: مربانی فرما کر اپنی بات دوبارہ کریں۔

جناب ارشد محمود بگو: راجہ صاحب! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ 3۔ مارچ کو ڈسٹرکٹ کو نسل سیالکوٹ کا اجلاس تھا جس میں ضلعی ناظم نے پلائیگ کے ساتھ جیسا کہ ان کا سابقہ روکار ڈھنڈے، رویہ ہے کہ کوئی ڈی سی او بھی سیالکوٹ میں جاتا ہے تو اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔ یہ چوتھا ڈی سی او ہے اور ان کا رویہ ڈی سی او کے ساتھ ایسے ہوتا ہے جیسے یہ ان کی فیکٹری کے ملازم ہیں

کیونکہ یہ سرمایہ دار ہیں اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ گورنمنٹ کی ڈیوٹی ہے کہ وہاں پر ان کے جو افسران ہیں ان کو یہ تحفظ فراہم کریں اور اس واقعہ کی انکوائری کروائیں۔ انہوں نے ڈی سی او کو باقاعدہ گالیاں دیں اور ڈی سی اور وہاں سے اپنی جان بچا کر بھاگا۔ حکومتی بخوبی کے کچھ سیالکوٹ کے دوست بھی ماں پر بیٹھے ہیں عظیم نوری صاحب ہیں اس کے علاوہ اور ہمارے دوست ہیں وہ بھی اس بات کی تائید کریں گے کہ physically ایسا ہوا ہے اور ضلع ناظم نے وہاں پر یہ کروایا ہے۔

جناب پیکر! اگر گورنمنٹ آفیسرز کو وہاں پر تحفظ نہیں ملنا تو پھر میں کہتا ہوں کہ گورنمنٹ کی رٹ کیا ہے اور good governance کیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ اس واقعہ کی انکوائری فرمائیں اگر یہ واقعہ درست ہو تو پھر اس پر کوئی ایشن ہونا چاہئے۔ شکریہ

جناب پیکر: اب ہم تھار یک استحقاق take up کرتے ہیں۔

ملک اصغر علی قیصر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پیکر: جی، فرمائیں!

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا! میں وزیر جنگلات کی توجہ ایک اہم معااملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارا جو گٹ والا فارست انسٹیٹیوٹ ہے وہاں پر پہلے ایک ڈائریکٹر انچارج ہوتا تھا وہاں پر پہنچنیں ڈی سی کی پوسٹ create کی گئی یا نہیں وہاں پر ایک ڈی سی لگادیا گیا اور وہ ڈی سی صاحب وہاں پر دس دن آئے انہوں نے تین لاکھ روپے ملی اے ڈی اے لیا اور تین ماہ کی چھٹی لے گئے۔ اب وہ پھر آگئے ہیں کیونکہ وہاں پر کوئی بجٹ نیا allocate ہوا ہے۔

جناب پیکر: ملک صاحب آپ وزیر موصوف سے چیمبر میں مل لیں اور یہ ساری تفصیل ان کو بتا دیں۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب پیکر! میری تو صرف اتنی گزارش ہے کہ ایک تو یہ خزانے پر بوجھ ہے اور دوسرا وہاں پر کوئی ڈی سی کی ضرورت نہیں تھی میری وزیر موصوف سے یہ گزارش ہے کہ وہ اس کو دیکھیں کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: آپ وزیر موصوف کو چیبر میں مل لیں وہ اس کو دیکھ لیں گے۔ اب تحریک استحقاق نمبر 3 ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: پولنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا شناہ اللہ خان: جناب والا! بھی ایک معاملہ یہاں پر اٹھایا گیا جس کی نوعیت بڑی serious ہے گو صاحب وہ بات آپ کے نوٹس میں لائے۔ انہوں نے اس پر مکمل بات بھی کی کہ اس قسم کی غنڈہ گردی وہاں سیال کوٹ کے ڈی سی او کے ساتھ کی گئی ہے اور ڈسٹرکٹ ناظم کے پر کی گئی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ وزیر بلدیات نے سن لیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں نے کہا ہے کہ سن لیا اور بعد میں وزیر موصوف سے چیبر میں بھی مل لیں۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب والا! میں بھی اسی کی نشاندہی کرنے والا ہوں کہ اس سے پہلے بھی آپ کو یاد ہو گا کہ لاہور کے ایک ناؤن ناظم کی ایک تصویر بلکہ کئی تصویریں چھپی تھیں کہ وہ ایک رقصاء کے ساتھ دادعیش دے رہے تھے اور وہ معاملہ یہاں پر احسان اللہ و قاص صاحب نے اٹھایا تھا وہ بھی وزیر بلدیات راجہ بشارت صاحب نے سن لیا تھا بلکہ سننے کے بعد یہ یقین دہانی بھی کروائی تھی کہ ہم اس پر ایکشن بھی لیں گے اور اس کی روپورٹ اس ایوان میں پیش بھی کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس روپورٹ کو اب تین ماہ ہو گئے ہیں جو ایکشن لیا ہے اس کی تفصیل بھی بتا دیں اور ساتھ ہی جو گو صاحب نے واقعہ بیان کیا ہے اس کے متعلق بھی بتا دیں کہ وہ کیا کارروائی کرنے والے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب سپیکر! جو پہلا واقعہ تھا اس کی باقاعدہ ہم نے انکواڑی کروائی تھی اس کی روپورٹ میں آپ کو دوں گا۔ باقاعدہ ہم نے انکواڑی کے آرڈر زکٹ تھے اور انکواڑی بھی ہوئی تھی اور جو بھی اس کے outcome میں آپ کو بتا دوں گا۔

جناب سپیکر: روپورٹ آچکی ہے یا بھی آئے گی۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب والا! میں پیکر کر لیتا ہوں۔ انکواڑی کے آرڈر اسی دن ہو چکے تھے۔

رانا شناہ اللہ خان: بھی بتا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب والا! میں کہیو ٹرتو نہیں ہوں کہ میں ابھی نکال کر بنا دوں۔  
رانا شناہ اللہ خان: رپورٹ تو آئی ہو گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: کیا بتا انکو اُری کی رپورٹ آبھی چکی ہو لیکن میں چیک کر کے ہی بتاسکتا ہوں۔ البتہ انکو اُری کے آرڈر ہو چکے تھے۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب والا! انکو اُری کے آرڈر تو وہاں جانے تھے جو لوکل کمیشن ہے۔ اس میں تو ٹائم ہی نوے دن کا ہے نوے دن میں انکو اُری مکمل ہونی ہے اور اس کے بعد اس پر ایکشن بھی ہونا ہے۔ یہ جو آرڈیننس ہے جو ایکٹ ہے اس کی requirement ہے، نوے دن سے تو اپردن ہو گئے ہیں پھر یہ بتائیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، راجح صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں چیک کر لیتا ہوں ممکن ہے کہ انکو اُری رپورٹ آچکی ہو اگر یہ نہیں بھی آئی تو آجائے گی۔

رانا شناہ اللہ خان: تو پھر یہ کل ہاؤس میں بتادیں اور سیالکوٹ کے واقعہ سے متعلق بھی یہ فرمادیں۔  
جناب سپیکر: وہ بھی چیمبر میں آپ تشریف لے جائیں۔

رانا شناہ اللہ خان: جناب سپیکر! یہ چیمبر کی بجائے ایوان میں بتادیں۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! یہ چیمبر کی بجائے ایوان کے floor پر بتادیں۔ میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ انکو اُری کروالیں اور عظیم نوری صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں ان سے پوچھ لیں اور وزیر موصوف ارجمندان سمجھانی صاحب بیٹھے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: گبو صاحب! آپ چیمبر میں تشریف لے جائیں اور اپنی مرضی کے مطابق۔۔۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب سپیکر! میں ضرور جاؤں گا لیکن یہ floor پر کہہ تو دیں کیونکہ ریکارڈ پر آ جانا بھی ہمارے لئے ضروری ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: ان کا کہنا ہی کافی ہے اور یہ جو بتیں آپ کر رہے ہیں ریکارڈ پر ہی آ رہی ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! آپ نے حکم دے دیا ہے کہ میں اس کا نوٹس لوں۔ اس سلسلے میں ہم معلومات حاصل کرتے ہیں کہ دہاں پر کیا situation ہے؟

### تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: یہ تحریک استحقاق شیخ ستور احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک move ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔ جی، وزیر قانون!

نیشنل ہائی وے چیچپ و طنی (ساہیوال) کے ٹریفک سار جنت  
اور ڈی ایس پی کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ توہین آمیز سلوک  
(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب والا! میں اس کا جواب پڑھ دیتا ہوں میں نے تو اس دن بھی کما تھا کہ یہ فیدرل گورنمنٹ سے متعلق ہے۔ اب فیدرل گورنمنٹ کا جواب آیا ہے تو میں اگر جواب بھی ایوان میں پیش نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بد دیناتی ہو گی۔ اس لئے کہ ان کا point of view بھی ایوان میں آنا چاہئے اور میں یہ گزارش بھی کرنا چاہوں گا۔  
جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

وزیر قانون و پارلیمنٹی امور: جناب والا! میں اس تحریک استحقاق کو oppose نہیں کروں گا لیکن گزارش یہ ہے کہ ہمیں تحریک استحقاق دیتے وقت تھوڑی سی احتیاط کرنی چاہئے۔ معزز رکن کا آپ ریکارڈ نکال کرچیک کر لیں کہ انہوں نے کتنی تحریک استحقاق پیش کی ہیں۔ ایک واقعہ ہو جاتا ہے تو بندہ اس پر ایکشن لیتا ہے لیکن ہر اجلاس میں یاہر دوسرے اجلاس میں تحریک استحقاق دے دینا مناسب نہیں ہے یہ ان کی چوتھی یا پانچویں تحریک استحقاق ہے۔ کبھی ہم نے اس کو oppose نہیں کیا لیکن موڑوے والوں کے متعلق یہ تاثر ہے کہ وہ بد تیزی over speeding کرتے البتہ spare speed کی کوئی کمی کرتے اور بد تیزی بھی نہیں کرتے۔ معزز رکن نے کہا کہ مجھے جس بے جا میں رکھا گیا مجھے یہ کیا گیا وہ کیا گیا لیکن انہوں نے جواب لکھ کر بھیجا ہے کہ ہم نے ان کو over speeding پر روکا ہے۔ یہ تسلیم نہیں کر رہے تھے ہم نے ان کو ویڈیو دکھائی اس کے بعد یہ چالان پر دستخط نہیں کر رہے تھے، لاسنس بھی نہیں دے رہے تھے اور انہوں نے کہا کہ سینٹ آفیس ریز آئین کے تو میں دوں گا۔ اس سارے واقعہ کے بعد انہوں نے چیچپ و طنی payment کی کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ثابت ہو گیا کہ over speeding کی ہے کیونکہ انہوں نے رسید بھیجی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ انہوں نے جرمانہ ادا کیا ہے۔ بہر حال یہ سارا ان کا جواب ہے۔ اس کے بعد جو

آپ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ ان کی طرف سے جو جواب ہے سیکرٹریٹ اور مجھے بھی موصول ہو چکا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ مجھے جس بے جامیں رکھا گیا ہے تو ان کے خلاف پوچھ درج کروائیں جنہوں نے آپ کو جس بے جامیں رکھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ موڑوے پر جس بے جامیں رکھنا، کوئی ایسی بات ہو نہیں سکتی ان سے اس بات کی توقع نہیں کی جاسکتی لیکن at the same time میں نہیں پڑنا چاہتا اگر جناب اس کو Privileges Committee میں بھیجننا چاہتے ہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑی سی احتیاط ضرور کرنی چاہئے۔ ان کی یہ کم از کم چوتھی یا پانچویں تحریک استحقاق ہے۔ آپ بھی بیٹھے ہوئے اور بھی ممبر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن ایک ہی ممبر کے ساتھ بار بار واقعہ ہونا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، شیخ تنور احمد صاحب!

شیخ تنور احمد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ راجہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ میری چوتھی یا پانچویں تحریک استحقاق ہے میرے خیال میں ان ساڑھے چار سالوں میں یہ میری دوسری Motion ہے اور میں ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتا ہوں اور اس میں میری استدعا ہے کہ اس میں میرے صرف تین points ہیں۔ چالان ہونا کوئی بات نہیں ہے وہ تو pay کرنا ہی تھا۔ پہلا point یہ ہے کہ بد تحریزی اور بد اخلاقی، پہلی تانبا اور 5 گھنٹے روکے رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ اور ان کا جواب آپ نے سن بھی لیا ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ موڑوے میں ایسا ہوتا نہیں ہے کہ موڑوے والے 5 گھنٹے کسی کو جس بے جامیں رکھیں یا پہلی تانبا۔ پہلے ایسا کوئی واقعہ پیش تو نہیں آیا۔ رانا ثناء اللہ خان: جناب سپیکر! جیسے ان کا موقف ہے کہ وہ میری گاڑی کے آگے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے ریو اور زکالا۔ دوسرا انہوں نے کہا کہ مجھے 5 گھنٹے تک روکے رکھا۔ ٹھیک ہے کہ میں اس inquire کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میں اس تحریک کو order in قرار دیتا ہوں اور Privileges Committee کے پروردگرتا ہوں۔ Next تحریک استحقاق نمبر 6 راجہ محمد شفقت خان عباسی کی طرف سے ہے۔ (قطع کلامیاں)

### ایس پی صدر راولپنڈی کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ نامناسب رویہ

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈو وکیٹ): میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متناقضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخ 28 فروری 2007ء بوقت 2:23 پر مفاد عامہ کے کسی معاملے پر فون نمبر 9270611-051 پر اپنے موبائل نمبر سے فون کیا، اپنے تعارف کے بعد ایس پی صدر راولپنڈی عنایت اللہ فاروقی سے بات شروع ہی کی تھی، کہنے لگے جلدی بات کریں میں بہت مصروف آدمی ہوں جس پر میں نے ان سے کہا۔ you are supposed to attend the public representatives. میرا فون attend کر کے آپ نے کوئی احسان نہیں کیا۔ آپ کے فرائض میں یہ شامل ہے۔ آئی جی صاحب کو فون کریں تو اپنی عدم موجودگی کی صورت میں call back کرتے ہیں لیکن آپ کا ضلع راولپنڈی پولیس کا باوآدم ہی نرالا ہے اگر آپ عوام کے کام میرٹ، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو سامنے رکھتے ہوئے کریں تو شاید آپ کو فون کرنے کی ضرورت نہ ہو جس پر ایس پی صاحب نے کہا کہ میں مصروف ہوں زیادہ بات نہیں کرتا۔ ایس پی صاحب نے فون بند کر دیا۔ ایس پی کے اس عمل سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں زیب داستان کے لئے شاید کوئی اور بات بھی لکھ سکتا تھا یا لکھنا چاہتا تھا لیکن مناسب نہیں سمجھتا اور میں راجہ صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ state away استحقاق کمیٹی کے حوالے کریں کہ میں بہت مصروف آدمی ہوں اور روز ٹیلی فون آتے ہیں اور میں attend نہیں کر سکتا اور آپ کا فون attend کر رہا ہوں اور پھر فون بند کر دیا، ابھی میرے سے بات ہی مکمل نہیں کی تھی کہ میں کس مقصد کے لئے اسے فون کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، لاءِ منستر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میرے پاس ابھی اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: یہ pending motion Tuesday تک کی جاتی ہے۔

### تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 930 شخ اعجاز احمد صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ move ہو چکی ہے اور آج تک یہ pending تھی۔

شخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ایک تو ابجو کیشن منستر صاحب آئندیں رہے۔

جناب سپیکر: مجھے کسی نے بتایا ہے کہ وہ بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ اسے pending کر دیتے ہیں۔

شخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری صاحب موجود ہیں۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ اس کا جواب دینا چاہیں گے۔ جی، گوندل صاحب! پارلیمانی برائے سیکرٹری تعلیم: جناب سپیکر! میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے لہذا اسے کل تک pending کر لیں۔

جناب سپیکر: تحریک التوائے کار نمبر 930 کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ next تحریک التوائے کار نمبر 935 شخ اعجاز احمد صاحب کی ہے۔

### پنجاب ایگزامینیشن کمیشن کے تحت ہونے والے پرائمری امتحانات

کابینہ بنائے کر پرائیویٹ سکولوں کا طلباء و طالبات کو لوٹنا

شخ اعجاز احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جنح" لاہور مورخ 25۔ نومبر 2006 کی ایک خبر کے مطابق "صوبائی دارالحکومت کے درجنوں بخی سکولوں نے" پنجاب ایگزامینیشن کمیشن" کے تحت می 2007 میں ہونے والے پرائمری سینڈرڈ امتحان کا بہانہ بنائے کر طلباء و طالبات کو لوٹنے کا منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ جس کے تحت پرائمری سینڈرڈ کے امیدواروں سے امتحان کی مدد میں 250 روپے فی طالب علم فوری طلب کئے گئے ہیں۔ جبکہ "پنجاب ایگزامینیشن کمیشن" کی جانب سے نان رجسٹرڈ بخی سکولوں سے صرف 25 روپے فی طالب علم فارم جمع کروانے کی فیس رکھی گئی ہے اور سرکاری و بخی رجسٹرڈ سکولوں کے امیدواروں کے لئے کوئی فیس مقرر نہیں۔ دوسری جانب والدین کے اصرار پر سکولوں

کے سربراہوں کا کہنا ہے کہ یہ 250 روپے فی طالعہ "پنجاب ایگزامینیشن کمیشن" کو جانی ہے اور کمیشن نے ہی یہ فیس مقرر کی ہے جبکہ یہ فیس ماہروں میں ہی جمع کروانے کی سختی سے بدایت کی گئی ہے۔ اس پر بچوں کے والدین نے احتجاج کیا تو انہیں جواب دیا گیا کہ اگر آپ اپنے بچوں کو کمیشن کے تحت امتحان دلوانا چاہتے ہیں تو فوری طور پر فیس جمع کروادیں۔ سکولوں کے سربراہوں کے اس بیان پر بچوں کے والدین میں سخت بے چینی اور غم و عنصہ کی لسر پائی جاتی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: ایجو کیشن منستر تشریف نہیں رکھتے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعلیم: جناب سپیکر! اسے بھی کل تک کے لئے pending کر دیں۔  
جناب سپیکر: یہ motion بھی کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے، کل دونوں up کر لیں گے۔ Next تحریک نمبر 939 رانا مشود احمد خان!

### حکومت کی جانب سے ٹو سٹروک رکشوں پر عائد پابندی سے لاکھوں افراد کے بے روزگار ہونے کا خدشہ

رانا مشود احمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے لاہور شر کی مختلف سڑکوں پر ٹو سٹروک رکشا کے لئے پابندی عائد کر رکھی ہے جبکہ حکومت لاہور شر میں ٹو سٹروک رکشوں پر مکمل پابندی لگا رہی ہے مگر لاہور شر میں اس وقت ساٹھ ہزار رکشے سڑکوں پر رواد دواں ہیں۔ جس پر تقریباً ایک لاکھ میں ہزار رکشا ڈرائیور رزق حلال کما کر سات لاکھ افراد کی پرورش کر رہے ہیں۔ یہ صرف رکشا ڈرائیور اور ان کے خاندان کے افراد کی تفصیل ہے جبکہ ان کے علاوہ لاکھوں افراد ٹو سٹروک رکشا سے وابستہ ہیں۔ جن میں خراوی یئے، آئل اینڈ LPG گیس والے، باؤ دی میکرز، مستری حضرات، رکشا ڈرائیور، انویسٹر، ہڈ میکر، ریکسیں ڈیلر، ویلڈر، سپری پارٹی، مینو فیکچرز، ڈینٹر اور یینٹر جو کہ انہیں، باؤ دی اور چیسیز سے منسلک ہیں۔ ان تمام افراد کی تعداد تقریباً بارہ لاکھ کے قریب ہے جو کہ ٹو سٹروک رکشا بند ہونے

پر بے روزگار ہو جائیں گے۔ اس طرح نہ صرف یہ لوگ بلکہ ان کے خاندان والے دیگر افراد بھی متاثر ہوں گے جبکہ حکومت نے گرین پنجاب رکشا سکیم شروع کی ہے جس کے تحت فور سٹروک رکشا قسطوں پر بنکوں کے تعاون سے دیئے جا رہے ہیں جن میں حکومت کی طرف سے میں ہزار روپے فی رکشا سسیدی دی جائے گی اگر حکومت یہی میں ہزار روپے ساٹھ ہزار رکشا کے مالکان کو دیتی تاکہ وہ ان رکشوں کو فور سٹروک میں تبدیل کروالیتے اس طرح حکومت کو چھار ب روپے کی بچت ہوتی اور لاکھوں افراد بے روزگار ہونے سے بھی بچ سکتے تھے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منظر ٹرانسپورٹ!

وزیر ٹرانسپورٹ: جناب سپیکر! اس کو pending Monday تک کے لئے فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک Monday تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک 941 حابی محمد اعجاز صاحب، رانا آفتاب احمد خان صاحب اور ملک اصغر علی قیصر صاحب کی طرف سے ہے۔  
رانا آفتاب احمد خان: میں پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: رانا آفتاب صاحب اس کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔

لاہور میں اولیاء کرام کے مزارات پولیس کی غفلت  
اور لاپرواٹی کی وجہ سے جرائم پیشہ افراد کی آماجگاہ میں تبدیل

رانا آفتاب احمد خان: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو وزیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 28۔ نومبر 2006 کی موقر اخبار کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت میں اولیاء کرام اور مقدس ہستیوں کے مزارات پولیس و متعلقہ اداروں کی غفلت والا پرواٹی کے باعث جرائم پیشہ عناصر کی آماجگاہ بن گئے ہیں۔ جس سے زائرین کو شدید مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جبکہ اس صورتحال سے ان مقدس مقامات کا تقدس بھی مجرور ہو رہا ہے جس کی مثال داتا دربار کی ہے۔ داتا دربار سے ملختہ تمام سڑکوں اور گلیوں میں سرعام منشیات فروخت ہو رہی ہیں اور آئے روز کوئی نہ کوئی بد نصیب ان گلیوں میں نشہ کی زیادتی یا نشہ نہ ملنے پر دم توڑ دیتا ہے۔ جسے پولیس لاوارث قرار دے کر دفن کر دیتی ہے مگر کبھی بھی کسی ادارے نے ان افراد کے قاتلوں، موت کے

سوداگروں، نشیات فروشوں کو ہاتھ نہیں ڈالا۔ جگہ جگہ چرس، ہیر و دئن اور دیگر نشے کر رہے ہیں اور ان نشیوں کو آسانی سے نشہ مل جاتا ہے جبکہ پولیس الہکار نشہ فروخت کرنے والوں کو پکڑنے سے قاصر ہیں۔ دربار کے احاطہ اور گلیوں میں چھوٹے بچے صمد بونڈ کو کپڑے میں ڈال کر اسے سونگھ کر نشہ کرتے ہیں۔ یہ نشہ آور افراد لوگوں سے بھیک مانگ کر یا پھر چوری اور جیب تراشی کے ذریعے اپنی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ مزار میں جیب تراشوں اور نوسرازوں کے گروہ بھی سرگرم عمل ہیں۔ روزانہ متعدد افراد ان کے ہاتھوں لئتے ہیں۔ نوسرازوں کے ہاتھوں نشہ آور شے کھانے سے ہفتہ میں کم از کم ایک ہلاکت ضرور ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ اس مزار کے چاروں طرف جسم فروش عورتیں بھی مصروف عمل ہیں۔ مگر متعلقہ پولیس اور انتظامیہ ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرتی ہیں جس کی وجہ سے ملک بھر سے آنے والے زائرین کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

**جناب سپیکر:** جی، منسٹر اوقاف! تشریف فرمانہیں ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری تشریف رکھتے ہیں۔ وہ بھی نہیں ہیں۔ جی، راجح صاحب! اس کا کیا کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! partially میں اس کا جواب دے سکتا ہوں کہ اس وقت تک پولیس نے جو کارروائی کی ہے اس کے متعلق میں جواب دے سکتا ہوں باقی اوقاف ڈیپارٹمنٹ یا ایکسائز ریز بیوڈیکسیشن جواب دے سکتا ہے۔

**جناب سپیکر:** میں کہہ رہا ہوں کہ اس کا کیا کرنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: بے شک اسے pending فرمائیں۔

**جناب سپیکر:** منسٹر صاحب تشریف نہیں رکھتے لہذا Monday تک یہ تحریک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقار صاحب کی طرف سے ہے۔

لاہور کے اتوار بازاروں میں گوشت سبزیوں

اور پھلوں کی قیمت میں ہوش ربا اضافہ

**سید احسان اللہ وقار صاحب:** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو وزیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ تمام اخبارات کی خبروں کے مطابق خصوصاً وزنامہ ”او صاف“ 27 نومبر 2006 میں دی گئی تفصیل

کے مطابق اتوار بازاروں میں بھی گوشہ سبزیوں اور پھلوں کی قیمتیوں میں ہوش رباضافہ کر دیا گیا ہے۔ سبزیوں کی قیمتیوں میں 3/- روپے کلو سے 10 روپے فی کلو، پھلوں کی قیمتیوں میں اوس طاً 10 روپے سے 15 روپے فی کلو اور برلنکر گوشہ کی قیمت میں بھی 20 روپے فی کلو کا اضافہ ہو کر 100 روپے فی کلو فروخت ہو رہا ہے۔ منگالی کی وجہ سے عام آدمی کی زندگی بہت مشکل ہو گئی ہے اور لوگ سخت پریشان ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین رائے اعجاز احمد کر سی صدارت پر مستمن ہوئے)

سید احسان اللہ وقاری: جناب چیئرمین! جب میں نے یہ تحریک پیش کی تھی تو اس وقت کے یہ ریٹ میں نے دیئے ہوئے ہیں اور اب تو اس سے بھی کئی گناہ یادہ ریٹ بڑھ چکے ہیں۔

**جناب چیئرمین: جی، وزیر زرعی مارکیٹنگ!**

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! وہ آج تشریف نہیں لائے اسے pending کر دیں۔

**جناب چیئرمین: جی، وقاری صاحب!**

سید احسان اللہ وقاری: پہلے بھی یہ زیر غور نہیں لائی گئی ہے۔ مجھے pending کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن محترم راجہ بشارت صاحب سے میں درخواست کروں گا کہ پہلے ہی وہ وزیروں کے حوالے سے ہمارے ریمارکس پر کچھ ناراض ہوئے ہیں لیکن آج ایک بھی تحریک اتواء زیر غور نہیں آئی۔ صرف اس وجہ سے کہ منظر زیماں آئے ہی نہیں ہیں یا تاریخی نہیں کی ہوئی۔

جناب چیئرمین: اسے Friday کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ تحریک اتواء کا وقت ختم ہوتا ہے۔ اب سرکاری کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

**ڈاکٹر اسد اشرف: پونٹ آف آرڈر۔**

**جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!**

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب چیئرمین! میرا پونٹ آف آرڈر یہ ہے کہ انہی موڑوے پولیس کے بارے میں بات کی گئی ہے۔ عوام کو اس سے بڑی شکایات ہیں۔ جب یہ موڑوے پر فیملیز کے ساتھ روکتے ہیں تو اس وقت یہ illegally detain کرتے ہیں اور تنگ کرتے ہیں اور جب پھر چالان

کرتے ہیں تو اس پر خود ہی لکھ دیتے ہیں کہ میں نے اپنا جرم قبول کیا وہ اس پر tick mark کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد یہ بھی لکھا ہوتا ہے کہ میں کسی کو رٹ میں جا کر اپیل نہیں کروں گا، اس طرح کی تمام باتیں خود لکھ کر چالان دے کرو ہیں پر جرمانہ کر دیتے ہیں۔ That is against the basic spirit of the law آپ دیکھیں کہ ایک آدمی کو یہ اختیار نہیں دیا جاسکتا کہ وہ وردی پن کرو ہاں کھڑا ہو جائے اور وہ آپ کو کہ کہ آپ نے یہ جرم کیا ہے، آپ کو صفائی کا موقع نہ دیا جائے اور وہ ہیں پر آپ سے جرمانہ لے لیا جائے۔ ایک ہی آدمی خود ہی جرم لگا رہا ہے اور خود ہی جرمانے کا فیصلہ کر رہا ہے۔ That is against the spirit of justice without mercy. میر اکنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ سارا پاکستان وہاں سے گزرتا ہے اور لوگوں کو تکالیف ہیں۔ آپ چالان ضرور کریں جو over speeding کر رہے ہیں یا جو خطرناک ڈرائیونگ کر رہے ہیں لیکن اس چیز کا بھی خیال رکھیں کہ اس طرح illegal harassment کرنا، روکنا اور خود ہی لکھ دینا کہ میں یہ کر رہا ہوں۔ جب آپ والپس آتے ہیں تو آپ اپنے ہاتھ خود کٹا چکے ہوتے ہیں اور یہ ساری چیزیں کسی کو نہیں بتاتے۔ ایک ہی آدمی یہ سب کچھ کر رہا ہوتا ہے۔ میری راجہ صاحب سے یہی درخواست ہے کہ یہ جو گاٹلکیں لے رہے ہیں، یہ جو تاو ان لے رہے ہیں اسے بند کیا جائے اور proper طریقے سے اس کو handle کیا جائے۔

**جناب چیئرمین:** راجہ صاحب نے آپ کی بات سن لی ہے۔ راجہ صاحب! اسے دیکھ کر ذرا بتاؤ۔  
**رانا شناہ اللہ خان:** جناب چیئرمین! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** رانا صاحب! میں کر لینے دیں کیونکہ اب میں نے move کر دیا ہے۔ اس کے بعد میں سارے House کو پندرہ منٹ دے دوں گا۔

**جناب ارشد محمود گو:** پاہنٹ آف آرڈر۔

**جناب چیئرمین:** جی۔

**جناب ارشد محمود گو:** جناب چیئرمین! میرا پاہنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کا رہے جو سیالکوٹ میدیکل کالج کے حوالے سے ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے اس کو move کرنے کی اجازت دے دی جائے جواب بے شک دوناں کے بعد دے دیا جائے۔

جناب چیئرمین: وزیر صحت نہیں ہیں۔ کل کر لینا۔

Now we take up the Punjab Pension Fund Bill 2006. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:**

Sir. I move:

"That Punjab Pension Fund Bill 2006 as recommended by the Standing Committee on Finance be taken into consideration at once."

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر اسد اشرف: جناب چیئرمین! میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، گنتی کی جائے۔ گنتی کی گئی۔

کورم پورا ہے۔ کارروائی شروع کی جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

رانا شناہ اللہ خان: پونٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

رانا شناہ اللہ خان: جناب چیئرمین! میں یہ بات اس ایوان اور Chair کے بھی نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اگر کورم پورا ہے تو with the participation of the Opposition کیونکہ یہ ملازمین کی پیش سے متعلقہ معاملہ تھا اور ہم اس معاملہ میں یہ نشاندہی کرنا چاہتے تھے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ کورم کے بغیر ہو رہی ہے۔ یہ legislation ہے اور اس میں اپوزیشن کا کردار بھی شامل ہے کیونکہ ہم سرکاری ملازمین کی فلاح و بہبود کے معاملہ میں چاہتے ہیں کہ وہ جلد سے جلد حل ہو۔ شکریہ

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

جناب چیر مین: شکریہ۔ اب وزیر قانون مسودہ قانون پیش کریں گے۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون پیش نہیں پنجاب مصدرہ 2006

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:** I

move:

That the Punjab Pension Fund Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Finance be taken into consideration at once.

**MR CHAIRMAN:** The motion moved is:

"That the Punjab Pension Fund Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Finance be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Pension Fund Bill 2006, as recommended by the Standing Committee on Finance be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

**MR CHAIRMAN:** Now, we take up the Bill clause by clause

### CLAUSE 3

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 4**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 5**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 6**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 7**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 8**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 9**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 10**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 11**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 12**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 13**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 14**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 15**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 16**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 17**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 18**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 19**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 20**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 21**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 22**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### **CLAUSE 23**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 24**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 25**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 2**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **CLAUSE 1**

**MR CHAIRMAN:** Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

#### **PREAMBLE**

**MR CHAIRMAN:** Now the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

### LONG TITLE

**MR CHAIRMAN:** Now the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

**MR CHAIRMAN:** Now we start third reading. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:**

Sir I move:

“That the Punjab Pension Fund Bill 2006 be passed.”

**MR CHAIRMAN:** The motion moved is:

“That the Punjab Pension Fund Bill 2006 be passed.”

The motion moved and the question is:

“That the Punjab Pension Fund Bill 2006 be passed.”

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب چیر کمین: چودھری محمد عظیم گھمن پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 1998-99  
 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں  
 پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا  
 چودھری محمد عظیم گھمن: شکریہ۔ جناب چیریئر مین!

”حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 1998-99 اور ان پر آڈیٹر جنرل  
 آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ  
 ایوان میں پیش کرتا ہوں۔“

جناب چیریئر مین: رپورٹ پیش کردی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

چودھری محمد عظیم گھمن: جناب چیریئر مین! اس حوالے سے میری آپ کے توسط سے یہ استدعا ہے کہ 1998-99 کی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کے ممبران نے پیش کی اور یہ خاصاً محنت طلب کام ہے جس میں سٹاف نے دن رات محنت کر کے یہ رپورٹ مکمل کی اور دوسرا رپورٹ میں بھی مکمل کر رہے ہیں۔ میری آپ سے اور اس House سے استدعا ہے کہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سٹاف کو ایک ماہ کی اضافی تنخواہ عنایت کی جائے۔ شکریہ

جناب ارشد محمود گبو: پاؤ ائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیریئر مین: جی، بگو صاحب!

### پاؤ ائنٹ آف آرڈر

امن عامہ پر بحث کے آغاز سے قبل ایام مقرر کرنے کا مطالبہ

جناب ارشد محمود گبو: جناب چیریئر مین! یہ تو آپ کا معاملہ ہے کہ جن لوگوں نے محنت کی ہے انہیں تنخواہ دینی چاہئے۔ لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے 14 اور 15۔ مارچ تاریخ fix کی ہے تو سپیکر چمبر میں ہماری ڈپٹی سپیکر صاحب سے میئنگ ہوئی اور وہاں پر راجہ صاحب سے ہم نے request کی ہے کہ اس بحث کا تعین ذرا پہلے کر لیں کیونکہ آخر میں ممبران کی دلچسپی کم ہو جاتی ہے اور پھر حاضری کا بھی وہی طریقہ کاریہاں پر آ جاتا ہے تو میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے یہ درخواست

کروں گا کہ وہ اس سے پہلے پیر یا منگل کی کوئی تاریخ مقرر کر دیں تاکہ لاءِ اینڈ آرڈر جو کہ بڑا ہم issue ہے اور جس پر ہماری بہت سی تھاریک اتوائے کا راس کی نذر ہوئی ہیں تو وزیر قانون آج اس کا تعین کر دیں کہ یہ 14 اور 15۔ مارچ سے پہلے کس تاریخ گولاءِ اینڈ آرڈر پر بحث کروانا چاہتے ہیں۔

**جناب چئیر مین: جی، راجہ صاحب!**

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چئیر مین! میں نے اس دن بھی یہ گزارش کی تھی کہ یہ اجلاس 15 کے بعد یقینی طور پر چنانا ہے اب 14 اور 15۔ مارچ سے پہلے کون سا یسا issue ہے کہ جس میں محترم میرے بھائی بات کرنا چاہتے ہیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں تو میں اس کا جواب دے دوں گا لیکن ایک تاریخ طے ہو چکی ہے اور ہم نوٹس دے چکے ہیں بلکہ اس دن یہ بھی طے ہو گیا تھا اور آپ نے پوائنٹ آؤٹ کیا کہ باقی ملکہ جات پر بھی ہو تو ہم نے کہا کہ وہ بھی کریں گے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک تاریخ طے ہو گئی ہے اور اب اس کو پہلے لے کر آنمناسب نہیں ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ 14 اور 15۔ مارچ کو اگر آپ کی تسلی نہیں ہو گئی تو آپ اور بڑھالینا۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب چئیر مین! 14 اور 15۔ مارچ کو لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث کے لئے تاریخ مقرر کی ہے تو راجہ صاحب کا یہ کمال ہے کہ جو core issue ہوتا ہے وہ اسے آخر میں لے جاتے ہیں تاکہ سارے مسائل خاموشی سے ہو سکیں۔ آج 12 بجے آپ اجلاس ختم کر رہے ہیں تو میرا خیال تھا کہ آپ دو گھنٹے آج اور پھر جمعرات کو کر لیں، جمعہ کر لیں یا پھر سوموار کو رکھ لیں۔ بڑنس تو آپ کے پاس ہے نہیں اور اسی طرح تھوڑا تھوڑا سا بڑنس آپ نے لے کر آنا ہے اور روز 12 بجے ختم ہو جانا ہے۔ اس وقت core issue House of Assembly کی کوئی مسئلہ نہیں ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر بات ہونی چاہئے اور ہم بات کریں گے جس کا یہ جواب دیں گے اور یہ اس سے بھاگیں نا۔ یہ 14 اور 15۔ مارچ سے پہلے تاریخ طے کریں۔

جناب چئیر مین: گبو صاحب! میرا آپ سے وعدہ ہے کہ جتنے گھنٹے آپ بحث کریں گے اجلاس چلایا جائے گا۔

جناب ارشد محمود گبو: جناب چیر میں! یہ میر اسئلہ نہیں ہے کہ کتنے گھنے اور کتنے دن ہونی ہے۔ میرا مؤقف یہ ہے کہ اس کو آخر میں نہ رکھا جائے۔ آج بھی بڑنس ختم ہو گیا ہے لہذا اس کو پسلے رکھا جائے اور اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔

رانا شناہ اللہ خان: پاؤ نٹ آف آرڈر۔

**جناب چیر میں: جی، رانا صاحب!**

رانا شناہ اللہ خان: شکریہ۔ جناب چیر میں! اسئلہ یہ ہے کہ راجہ صاحب نے بتایا تھا کہ 14 اور 15۔ مارچ کو لاءِ اینڈ آرڈر پر بحث ہو گی کیونکہ اس کے بعد اجلس ختم نہیں ہو رہا بلکہ اس دن راجہ صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دیگر محکمہ جات کے بارے میں discussion کریں گے اور آج انہوں نے وعدہ کیا ہے جو روپورٹ پیش ہوئی ہے اس پر بھی وہ بحث کے لئے ایک دن رکھیں گے تو جس طرح سے آج 12 بجے سرکاری بڑنس ختم ہو گیا ہے اور اس کے بعد بدی آسانی کے ساتھ دو گھنے بحث ہو سکتی ہے اور باقی ڈپارٹمنٹ سے متعلق انہوں نے وعدہ فرمایا تھا تو یہ فرمادیں کہ کون سے ڈپارٹمنٹ پر آج یا کل بحث ہو گی۔

**جناب چیر میں: جی، وزیر قانون!**

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیر میں! میں گزارش کروں گا کہ آج 7۔ مارچ ہے اور کل جمعرات 8۔ مارچ ہے اور 9۔ مارچ کو جمعہ ہے تو کیا 9۔ مارچ کو رکھ لیں۔۔۔

**جناب چیر میں: نہیں، 9۔ مارچ کو جمعہ ہے اس لئے اس دن نہیں رکھنی۔**

وزیر قانون و پارلیمانی امور: پھر میں 14 اور 15۔ مارچ کو چھوڑ دیتا ہوں اور جمعہ کا ایک دن رکھ لیں۔

**جناب چیر میں: جمعہ کو جمعہ بھی پڑھنا ہے اس لئے یہ ٹھیک نہیں ہے۔**

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیر میں 9۔ مارچ کو جمعہ ہے اور 10 اور 11 کو آپ کی چھٹی ہے۔ 12۔ مارچ کو ہمارے پاس ایک سو موار کا دن آتا ہے۔ 13۔ مارچ کو پرائیویٹ مبرز ڈے ہے۔ 14 اور 15۔ مارچ آپ نے پسلے ہی رکھے ہوئے ہیں۔ صرف ایک سو موار کا دن درمیان میں ہے۔ اگر سو موار کو اس پر بحث نہیں ہو گی تو کون سی قیامت آجائے گی؟ جبکہ آپ بدھ کو خود کرنا چاہ رہے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ سو موار کو کر لیں۔

رانا شنا، اللہ خان: جناب چیئر مین! پھر ایسے کر لیں کہ کل جمعرات ہے۔ سرکاری بزنس کے اختتام کے بعد اگر ٹائم بچے، جس طرح سے آج بچا ہے تو کل اور سو مواد کو کر لیں۔۔۔

جناب چیئر مین: پولیس ڈیپارٹمنٹ کو بھی نوٹس دینا ہوتا ہے۔ آئی جی صاحب نے بھی آنے ہے۔

رانا شنا، اللہ خان: گورنمنٹ کی کارکردگی پر بحث کے لئے یہ ہمارے ساتھ متین ہوئے ہیں، ایگر یک چرل پر ہوئے ہیں، اریگیشن پر ہوئے ہیں، Implementation Report پر ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین: راجہ صاحب! سو مواد کے لئے کوئی ایک مکملہ اور رکھ دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! سو موادر کو ہم نے legislation کرنی ہے۔

جناب چیئر مین: legislation کے بعد رکھیں گے نال۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئر مین! legislation کرنی ہے اور legislation کے بعد جو یہ کہیں گے تو discussion کر رکھ لیتے ہیں لیکن پھر وہ وقت ہو گا کہ تین نج چکے ہوں گے۔ میں تو پورا دن دینا چاہتا ہوں۔ جس ڈیپارٹمنٹ کے لئے دن رکھنا چاہتے ہیں، آپ اس پر پورا دن رکھیں۔

جناب چیئر مین: لودھی صاحب کا مکملہ زراعت رکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: رکھ لیں گے، سارے ڈیپارٹمنٹ رکھ لیں گے، لودھی صاحب کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

وزیر زراعت: جی، ٹھیک ہے۔

جناب چیئر مین: سو موادر کو زراعت پر بحث ہوگی۔ جی، محترمہ!

محترمہ نشاط افزا: جناب چیئر مین! میں محترم راجہ صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہ رہی ہوں:-

باہر اک شور ہے قیامت کا۔۔۔ وزیر قانون کو شاید اوپنچانائی دیتا ہے

میری آپ سے گزارش ہے کہ میں وزیر قانون سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ یہ جو آپ فرمائے ہیں اور ہمارے اپنے لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث و مباحثہ کیا جائے۔ میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہ بالکل wastage of time and wastage of every thing

ہے کہ چار سال آپ نے بحث و مباحثے میں وقت گزار دیا، چار سال سے آپ قانون سازی کر رہے ہیں، چار سال سے آپ betterment improvement کیا ہوئی ہے؟ وہ کون سا گوشہ عافیت بنایا آپ نے جماں آکر مظلوم عوام آپ کے پاس کوئی فریاد لے کر جائیں یا انہیں کوئی protection ملے یا انہیں زندگی کا کوئی تحفظ ملے؟ یہاں بچے سکول نہیں جاسکتے، بچیاں سکول نہیں جاسکتیں، یہاں ڈاکے دن میں پڑتے ہیں اور قتل عام ہو رہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: جب لا، اینڈ آر ڈر پر بات ہو گی تو پھر آپ یہ بات کہجئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب چیئرمین! میں بات ختم کرتا ہوں۔ میری صرف اتنی request ہے۔ محترمہ میرے لئے انتتاً قابلِ احترام ہیں۔ انہیں سب کچھ نظر آئے گا، عینک لگا لیں، آپ نے عینک ماتھے پر رکھی ہوئی ہے، آپ کو نظر کیا آئے؟ آپ عینک لگائیں، سب کچھ نظر آئے گا۔ آنکھیں آپ نے ماتھے پر رکھی ہوئی ہیں۔ (نصرہ ہائے تحسین)

محترمہ نشاط افزاء: عینک لگا کر ہی ہم چار سال سے دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے عوام کو اندھا بنایا ہوا ہے۔ حکومت کو کچھ نظر نہیں آتا، ہمیں تو نظر آ رہا ہے اسی لئے تو میں پوچھ رہی ہوں کہ وہ کون سا گوشہ عافیت ہے کہ جماں پر آپ نے امن و امان قائم کیا؟ جماں کے لوگوں کو protection دی ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ جی، لا، اینڈ آر ڈر پر جب بحث کریں تو ہم سنیں گے۔ میری بہن جتنا تاکم آپ چاہیں گے وہ آپ کو ملے گا۔ اس دن آپ کو موقع ملے گا، آپ آدھا گھنٹہ لا، اینڈ آر ڈر پر تقریر کر لینا۔ جی، محترمہ صغیرہ اسلام!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب والا! میں عرض کروں گی کہ ہمارے چیئرمین میں پہلک اکاؤنٹس کمیٹی بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میری راجہ صاحب سے یہ درخواست ہے کہ پہلک اکاؤنٹس کمیٹی کے اندر جتنے بھی پنجاب اسمبلی کے ملازم میں ہیں ان کی تحویل میں ایک ماہ کا اضافہ کیا گیا ہے، ان کی تحویل میں کم از کم دو ماہ کا اضافہ ضرور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! بھی تو کیا ہی نہیں ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام: ایک کا بھی نہیں کیا؟ جناب چیئر مین! میں اپنے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئر مین سے بھی یہ درخواست کروں گی کہ وہ بھی میرے ساتھ راجہ بشارت صاحب سے یہ کہیں۔  
چودھری محمد عظیم گھمن: میں نے تو پلے ہی مطالبہ کیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ کیا کہتے ہیں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب چیئر مین! میں آپ سے ایک عرض کرنا چاہتا ہوں جو اسے کی کارکردگی سے متعلق ہے۔ چار پارلیمانی سال ختم ہو گئے ہیں اور اب پانچواں سال شروع ہے۔ میں آپ سے عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ سال میں 70 دن پورے کرنے کے لئے صرف تین یا چار مرتبہ اجلاس ہوتا ہے، اس میں جو سوالات آتے ہیں ان کی تین سال بعد باری آتی ہے اور ان کے جو جوابات آتے ہیں۔ وہ صرف ایک گھنٹہ ہوتا ہے۔ ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ چالیس چالیس، پچاس پچاس سوال ہوتے ہیں جبکہ آٹھ، دس، بارہ یا پندرہ سوالوں کے جوابات مکمل ہوتے ہیں اور ٹائم ختم ہو جاتا ہے۔ حالانکہ یہ سوال وہ ہوتے ہیں جو کہ ہم نے 2004 میں جمع کروائے ہوتے ہیں اور ان کے جواب اب آرہے ہیں۔ میں تجویز یہ دینا چاہتا ہوں کہ اگر واقعہ سوالات کو ایک گھنٹے کی بجائے دو گھنٹے کر دیا جائے تو اس کام کم فائدہ یہ ہو گا کہ سوالوں کے صحیح جوابات آجائیں گے اور اسے کہتا ہوں کہ ممبران بھی مطمئن ہو جائیں گے۔

جناب چیئر مین: اس میں ایسا ہے کہ House کی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ اگر وہ مینگ نہیں کرتی یا اپنی رپورٹ پیش نہیں کرتی تو اس میں حکومتی یا کسی نیچ کا کچھ نہیں ہے۔ یہ کمیٹی بنائی جا چکی ہوئی ہے اور یہ دو یا تین سال سے کام کر رہی ہے۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ House کے اسی روای اجلاس میں اس کی رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب والا!۔۔۔

جناب چیئر مین: محترمہ! ایک منٹ ٹھہریں۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب چیئر مین! میں نے پی اے سی پنجاب اسمبلی کے ملازمین کے متعلق بات کی ہے تو آپ نے میری بات سننا پسند نہیں کی ہے۔

جناب چیئر مین: میں سیکرٹری اسمبلی کو آپ کا جو مطالبہ ہے یہ direction دیتا ہوں کہ ان کی دو ماہ کی تاخواہ کر دی جائے۔

راجہ ریاض احمد: پوانٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! کل بھی میں نے راجہ بشارت صاحب سے یہ گزارش کی تھی کہ فیصل آباد کے ولاء نے آج پندرہ دن ہو گئے ہیں ہڑتاں کی ہوئی ہے، ہائیکورٹ کا نئی فیصل آباد میں بٹھایا جائے۔۔۔

جناب چیئرمین: آج کا ایجندہ کامل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 8 - مارچ 2007 صبح 10:00 تک ملتوی کیا جاتا ہے۔